بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھنے والا شقی نہین یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجہا اور کیون نہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالی۔ **نظم** سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن + فدائے ہون اللہ کی عاشقون کا یہہ امید رکہتا ہون لطف ازل سے + کہ اس دل مین پرتو پڑے صادقون کا + اور کیا عجب ہے رحمت بعلت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمہ کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کی افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے **مصرع** وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے **فصل** پہلی اور **دوسری** اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرایط مین **فصل** تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل** چوتھی مشایخ قادریہ کے اشغال مین **فصل** پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل** چھٹی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل** ساتوین بال کار اشغال ایسے تحصیل نسبت مین **فصل** آٹھوین عزائم اور اعمال مین **فصل** نوین عالم ربانی کی شرایط اور چند نصایح مین **فصل** دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی شرایط اور آداب وغیرہ مین **فصل** گیارھوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکہا گو اصل کی تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولیت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکی خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کی اس کتاب پر صحیح یا بازید توضیح اور تکثیر فواید کیواسطے اونکا ترجمہ بہی ذیل فوائد مین مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا نام شفاء العلیل ترجمہ **قول الجمیل** رکہا حقتعالی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سایر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِفَيْضَانِ الْاَنْوَارِ مُتَهَيِّئَةً لِاِيْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ سب تعریف اللہ کو جسنے بنی آدم کے دلون کے واسطے فیضان انور کے

مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لایق ٹہرایا ۔ وَبَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ الْمُصْطَفِيْنَ الْاَخْيَارَ
دَاعِيْنَ وَهَادِيْنَ اِلٰى طُرُقِ اكْتِسَابِهِمَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْكَارِ اور بھیجا انبیاء برگزیدہ
اخیار کو داعی اور ہادی بناکر معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادت اور اذکار سے
ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً يَقُوْمُوْنَ بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ الْاَبْرَارِ پہر حقتعالی
انبیاء کے وارث ٹہرائے منجملہ علماء راسخین ابرار جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد
قرن قایم رکھین وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ بِالْاَشْرَارِ
اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قایم رہینگے اونکو ضرر نہ پہنچا سکین جو شریر
اونکے معاند اور منکر ہونگے وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْتَدِي النَّاسُ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلٰى قُرْبِ
الْجَبَّارِ اور حقتعالی نے وارثین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جنسے طبیعت اور بشریت کی
تاریکیون مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کی قرب کی طرف فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
شَهِيْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جسکا کہ دل بیدار ہے یا اوسنے
کلام حق کو سنا دہیان کرکے سو وہ توراہ پاگیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار
ہین وَمَنْ اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَا لَهُ مِنْ اَنْصَارٍ اور
جسنے اس ہدایت سے روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بہولا اور نیچے گر پڑا اور اوسکے لیے
دوزخ اور آب گرم ہے اور کوئی اوسکا مددگار نہین نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ [illegible] مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
ہم ستایش کرتے ہین اللہ کی اور اس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین
اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہین اپنی نفوس کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے
ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکا کوئی راہ بتانیوالا نہین اور ہم
گواہی دیتے ہین کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے کوئی اسکا ساجہی نہین اور ہم گواہی
دیتے ہین کہ ہمارا پیشوا اور سردار یعنے جناب محمد مصطفےٰ اوسکا بندہ اور رسول ہے جسکو اللہ نے

مسیح مجھ بشیر اور نذیر کرکے بھیجا حق تعالی اوس سید بشیر نذیر پر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اوسکی آل اور اصحاب پر اور برکت دیوے اور بہت سے سلامتی عطا فرماوے اما بعد فیقول العبد الضعیف الفقیر الی رحمة اللہ الکریم ولی اللہ بن الشیخ عبد الرحیم عمّمهما اللہ بفضله الجسیم وجعل مآلهما الی النعیم المقیم هذه فصول مشتملة علی اصول الطریقة وما یتصل بها مما استفدناه من مشائخنا النقشبندیة والجیلانیة والچشتیة رضی اللہ تعالی عنهم سمیتها بالقول الجمیل فی بیان سواء السبیل حسبی اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بن شیخ عبد الرحیم اون دونون کو اللہ ڈھانپ لی اپنی فضل جسیم سے اور دونو کا ٹھکانا نعمت دایمی کی طرف ٹھہراوے یہہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنے کلیات درویشی پر اور اوس چیز پر جو طریقت سے متقارب اور مناسب ہے یعنے دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنی نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہے رضی اللہ عنہم اور ان فصول کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مین نے نام رکہا اور اللہ مجکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہین بچاو گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو اونچا ہے بڑائی والا

فصل ان فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت امور شتی کیواسطے تہی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہہ امر اصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه اللہ فسیؤتیه اجرا عظیما حقتعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجہسے اے محمد وہ اللہ سے بیعت کرتی ہین اللہ کا دست قدرت اونکی ہاتہون پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے قول کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا واستفاض عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ان الناس کانوا یبایعونه تارة علی الهجرة والجهاد وتارة علی اقامة ارکان الاسلام وتارة علی الثبات والقرار فی معرکة الکفار وتارة علی التمسک بالسنة والاجتناب عن البدعة والحرص علی الطاعات کما صح انه صلی اللہ علیه وآله وسلم بایع نسوة من الانصار علی ان لا ینحن اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے ہے اقامت ارکان
اسلام یعنے صوم اور صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہی ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان
اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنی پر اور عبادات کے حریص اور شائق ہونے پر چنانچہ
بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے
نوحہ کرنے پر وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَنْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ
شَيْئًا فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ وَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا اور ابن
ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا
سوال نکرین سو اونمین سے کسی شخص کا یہہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا
لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمَا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ
عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور جسمین کچھہ شک اور شبہہ نہین وہ یہہ ہے کہ جب ثابت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کی نہ بر سبیل عادت تو وہ
فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال
اہتمام تھا تو بیعت کی مسنون ہونے مین اب کچھہ شک اور شبہہ نہین رہی أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا
لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى
جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ باقی رہا
یہہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور عالم تھے اوس کے
جو اللہ تعالی نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے
پاک کرنیوالے تھے سو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کیواسطے سنت ہوگیا اور جو فعل
کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کی کیا وہ علما راسخین کے واسطے سنت ہوا ف
علما راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ أَيِّ قِسْمٍ
هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهَا مَقْصُورَةٌ عَلَى قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي تَتَعَادُهُ الصُّوفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ الْمُتَصَوِّفِينَ

لیس بشیء وهذا الظن فاسد لما ذكرنا من ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يبايع تارة على
اقامة اركان الاسلام وتارة على التمسك بالسنة وهذا صحيح البخاري شاهد على انه صلى الله
عليه وآله وسلم اشترط على جرير عند مبايعته فقال والنصح لكل مسلم انه بايع قوما من الانصار
فاشترط ان لا يخافوا في الله لومة لائم ويقولوا بالحق حيث كانوا فكان احدهم يجاهر الامراء
والملوك بالرد والانكار وانه صلى الله عليه وآله وسلم بايع نسوة من الانصار واشترط الاجتناب
عن النوحة الى غير ذلك وكل ذلك من باب التزكية والامر بالمعروف والنهي عن المنكر
تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہہ گمان کیا ہے
کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے
بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھہ نہیں اور یہہ گمان فاسد ہے بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور
یہہ صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی
اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیرخواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت لی قوم
انصار سے سو یہہ شرط کر لی کہ نڈر رہیں امر خدا میں کسی ملامتگیر کے ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں
رہیں سو اونمیں سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کہل کر بلا خوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں انکی
سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے ہیں ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں - فالحق ان البيعة
على اقسام منها بيعة الخلافة ومنها بيعة الاسلام ومنها بيعة التمسك بحبل التقوى
ومنها بيعة الهجرة والجهاد ومنها بيعة التوثق في الجهاد تو حق یہہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے
بعضے بیعت خلافت کی اور بعضے بیعت اسلام لانیکی اور بعضے تقوی کی رسی پکڑنے کے اور بعضے
بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضے بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وكانت بيعة الاسلام متروكة
في زمن الخلفاء اما في زمن الراشدين منهم فلان دخول الناس في الاسلام في ايامهم كان
غالبا بالقهر والسيف لا بالتاليف واظهار البرهان ولا طوعا ورغبة واما في غيرهم

فَلِاَنَّهُمْ كَانُوا فِي الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً وَفَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونیکی بیعت خلفاکے زمانہ مین متروک تھی خلفاءِ راشدین کے وقتین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تہی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اونکے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کی نہانہ تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاءِ راشدین کے سوا اور خلفا کیوقت مین چنانچہ خلفاءِ مروانیہ اور عباسیہ کی وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تہی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَكَذَالِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَاَدَّبُوْا فِيْ حَضْرَتِهٖ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِيْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يَكْتَفُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسیطرح تقویکی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی ہتی خلفاے راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تہی جو نورانی ہوچکی ہتی بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور متادب ہوگئی ہتی آپ کے حضور مین تو اونکو کچہہ حاجت نہ تہی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کیواسطے اور خلفاکے سوا اور زمانہ مین بسبب خوف پہوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھہ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اوٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینی کو قایم مقام بیعت کی کرتے تھے پہر بعد مدت جب یہہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کی ہوئی کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا اجر اوسکو ملیگا جو اوس سنت پر چلین

فصل اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرایط وغیرہ کا بیان ہے۔ وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهٗ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ وَعُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ

عِنْدَ الْبَیْعَۃِ - اور شاید کہ اے مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائی کہ کیا ہے واجب ہے یا سنت پھر بیعت کی مشروع ہونیمین حکمت کیا ہے پھر بیعت لینے والیکی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنیوالے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے والے مین اثنائی بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہے پھر کیا جایز ہے مگر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما کثیر سے یا جایز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَۃَ سُنَّۃٌ وَلَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِھَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاْثِیْمِ تَارِکِھَا وَلَمْ یُنْکِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ عَلٰی تَارِکِھَا فَکَانَ کَالْاِجْمَاعِ عَلٰی اَنَّھَا لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ ٭ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً

پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجہنے کہ بیعت سنت ہے واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہے اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکی تو یہہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین **ف** اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار روا ہوتی تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہے اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ الثَّانِیَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَجْرٰی سُنَّتَہٗ اَنْ تُضْبَطَ الْاُمُوْرُ الْخَفِیَّۃُ الْمُضْمَرَۃُ فِی النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاھِرَۃٍ وَّیُنَصِّبُھَا مَقَامَھَا کَمَا اَنَّ التَّصْدِیْقَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِیٌّ فَاُقِیْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَہٗ وَکَمَا اَنَّ رِضَی الْمُتَعَاقِدَیْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِیْعِ اَمْرٌ خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَہٗ اور سوال

ثانی کا جواب یون ہے کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قایم مقام ہون امور قلبیہ کی چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجاے تصدیق قلبی کی قایم کیا گیا اور چنانچہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب اور قبول کو قایم مقام رضای مخفی کے کردیا - فَکَذٰلِکَ التَّوْبَۃُ وَالْعَزِیْمَۃُ عَلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ وَالتَّمَسُّکُ بِحَبْلِ التَّقْوٰی خَفِیٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِیْمَتِ الْبَیْعَۃُ مَقَامَھَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رستی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اوسکی قایم مقام کردیا

ف سنن بیعت کاجواب سوال اول

ف حکمت بیعت کاجواب سوال دوم

وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِيْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَ حَقَّقَهُ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقِصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذٰلِكَ اور مسئلہ ثالث کا جواب یہہ ہے کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیراور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہہ مراد نہین کہ پہلے سری کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اون کے مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کی محفوظ کرچکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کرلیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرانی اور قصص اور جو اوسکی قریب بداہے اوسکو جان چکا ہو۔ **ف** یعنے دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبط قرآنی۔ وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرْحَ غَرِيْبِهِ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهِ وَتَاْوِيْلَ مُعْضِلِهِ عَلٰى رَاْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کی اور اوسکے معانی دریافت کرچکا ہو اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکل کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر راے فقہاے دین کی معلوم کرچکا ہو۔ **ف** مشکل اور معضل مین فرق یہہ ہے کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے یا دوسری حدیث اوسکی معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی شاہ عبد العزیز دہلوی نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کے اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہے گویا اوسنے ترک اجماع کیا وَلَا يُكَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا الْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِيْدِ اَلَا تَرٰى اَنَّ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ كَانُوْا يَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرات کی یاد رکہنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کی تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھہ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب

ف متعدد حدیث مین تفحص رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی اول سند مین مذکور نہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسایط سند قلیل ہوتی تھی تو انقطاع سے ہی حصول ظن بلوغ خیر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کی کہ اونکو یہہ دولت قربیہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہہ ہے کہ پیری مریدی کیواسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کیواسطے تو بہت سا کچہہ درکار ہے وَلَا بِعِلْمِ الْأُصُوْلِ وَالْكَلَامِ وَجُزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰى اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کی یاد رکہنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیہ مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور معروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اونکا حفظ مشروط ہے وَاِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰى تَحْصِيْلِ السَّكِيْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ اِمْتِثَالُ الْمُرْشَدِ بِهٖ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عَالِمًا كَيْفَ يَتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا توہمنے فقط اسکے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کی اور دور کرنا بدخوئون کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص کہ عالم اور واقف ان امور سے نہوگا اوس سے یہہ کیونکر متصور ہوگا ف مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہوگیا ہے فقرا ءجہال کو اسوقت مین یہہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچہہ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اسواسطے کہ شریعت کچہہ اور ہے اور طریقت کچہہ اور حالانکہ صوفیان قدیم کی کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی پھر بھی جہالت سے کہ بغاوت ہے کہ جن مرشدون کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین

اونکے کلام سے ہی غافل ہین کردہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَۃُ الْمَشَائِخِ عَلٰی اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہے مشایخ کا قول اسپرکہ وعظ کرے لوگون کو مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی کی ہو یعنی روایت کی ہو اسنادسے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْ یَّکُوْنَ الرَّجُلُ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَّتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَہٗ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بارخدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اون سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک یعنے قرآن اور حدیث سنکر ڈرجاتا ہو اور اپنی افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہے کہ اسقدر معلومات بھی اوسکو کفایت کرے درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِیْ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بعیت لینے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نجاتا ہو **ف** مولانا عبدالعزیز نے حاشیہ مین فرمایا کہ تقوی مرشد کا اسواسطے مشروط ہوا کہ بعیت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنے بنی نوع کی اقتداے افعال پر اور صفائی باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سوجو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بعیت کا برہم زن ہے وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاھِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا فِی الْاٰخِرَۃِ مُوَاظِبًا عَلَی الطَّاعَاتِ الْمُؤَکَّدَۃِ وَالْاَذْکَارِ الْمَاْثُوْرَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ فِیْ صِحَاحِ الْاَحَادِیْثِ مُوَاظِبًا عَلٰی تَعَلُّقِ الْقَلْبِ سُبْحَانَہٗ وَکَانَ یادداشت لَہٗ مَلَکَۃً رَاسِخَۃً اور تیسری شرط بعیت لینے کی یہہ ہے کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعت موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ یَّکُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاھِیًا عَنِ الْمُنْکَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَاْیِہٖ لَا اِمَّعَۃً لَّیْسَ لَہٗ رَاْیٌ وَّلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّۃٍ وَّعَقْلٍ تَامٍّ لِیُعْتَمَدَ عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ مَا یَاْمُرُ بِہٖ وَیَنْھٰی عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَاءِ فَاَظُنُّکَ لِصَاحِبِ

البَیْعَۃِ اور چوتھی شرط یہہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی جسکو نہ رائے ہو نہ امر ذی مروۃ اور صاحب عقل کامل ہوتا اوسپر اعتماد کیا جائے اوسکی بنائے اور ردے کے عمل پر حق تعالی نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہے جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے بیعت کے ساتھہ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہون بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبایر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بہی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہوکر تعین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا۔

وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَائِخَ وَتَاَدَّبَ بِھِمْ دَھْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ مِنْھُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّکِیْنَۃَ وَھٰذَا لِاَنَّ سُنَّۃَ اللہِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ لَا یُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاَی الْمُفْلِحِیْنَ کَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَۃِ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُ ذٰلِکَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدان کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اون سے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور اون سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادات الہی یون جاری ہوئی ہے کہ مراد نہین ملتی جبتک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسی آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتے ف مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بہید یہہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہہ اپنے کمالات کو حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابنائے جنس کے مشارکت اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کی کہ اونکے کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا یُشْتَرَطُ فِیْ ذٰلِکَ ظُھُوْرُ الْکَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْکُ الْاِکْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمْرَۃُ

الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِيْ مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِيْ اَحْوَالِهِمْ
اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ ورشرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور
کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وریکا اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات
ثمرہ ہے مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دہوکا
نکہاؤ اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے
کسب حلال کیطرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکی نقل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ
تہوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے
بچنا ضرور ہے ف مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہب اختیار کرے یعنی عبادات
شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساسے کرنا اور طعام
لذیذ کا نکہانا اور جنگل یا پہاڑ پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اوسکو شرط کمال کی جانتے ہین
اسواسطے کہ یہہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑے گا اور فرمایا رہبانیت اسلام مین جایز نہین
وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ
عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ
اور سوال رابع کا جواب یون جان کہ واجب ہے یہہ کہ بیعت کرنیوالا جوان ہوشیار رغبت والا ہو
اور مقرر حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا عرض کیا گیا تا آپ سے بیعت کرے
تو حضرت نے اوس کا سر سہلایا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی ف مولانا نے
فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کیواسطے اسواسطے مشروط ہے کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف
نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُّجَوِّزُ بَيْعَةَ
الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکونکی بیعت کو جایز رکہتے ہین بنا بر برکت اور
نیک فالی کی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کی ہے کہ حضرت
زبیر اپنی بیٹی عبداللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پہر اون سے بیعت لی و اما

المسئلة الخامسة فاعلم ان البيعة المتوارثة بين الصوفية على وجوه احدها بيعة التوبة من المعاصي والثاني بيعة التبرك في سلسلة الصالحين بمنزلة سلسلة اسناد الحديث فان فيهما بركة والثالث بيعة تاكد العزيمة على التجرد لامر الله وترك مانهى عنه ظاهرا وباطنا وتعليق القلب بالله تعالى وهو الاصل اور سوال خامس کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریق بیعت توبہ معاصی سے اور دوسری طریقہ بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اسمین البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہے یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کی ظاہر اور باطن سے اور تعلق دل سے اللہ جل شانہ کا اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے واما الاولان فالوفاء بالبيعة فيهما ترك الكبائر وعدم الاصرار على الصغائر والتمسك بالطاعات المذكورة من الواجبات والسنن الرواتب والنكث بالاخلال فيما ذكرنا اور پہلے دونون قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہے ترک کبایر سے اور نہ اڑجانا صغایر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور موکدہ سنتونکی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اوسمین جنکو ہمنے مذکور کیا یعنے ارتکاب کبایر او اصرار علی الصغایر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہے واما الثالث فالوفاء البقاء على هذه الهجرة والمجاهدة حتى يكون متنورا بنور السكينة ويصير ذلك ديدنا له وخلقا وجبلة فبعد ذلك قد يرخص فيما اباحه الشرع من اللذات والاشتغال ببعض ما يحتاج الى طول التعهد كالتدريس والقضاء والنكث في ذلك اور تیسرے طریقہ پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہوجاوے اطمینان کے نور سے اور پھر اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوے بلا تکلف تو اسحالت کے گاہی اوسکو اجازت دیجاتی ہے اوسمین جسکو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونا بعضے اون کامون سے جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسی درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اسکے خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل اما المسئلة السادسة فاعلم ان تكرار البيعة من رسول الله صلى الله عليه واله واصحابه وسلم ماثور وكذلك

عَنِ الصُّوفِيَّةِ اَمَّا مِنَ التَّخْصِيْصِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْمَنْ بَايَعَهُ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ
اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهُ يُشْبِهُ التَّلَاعُبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ
الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور چھٹے سوال کا جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح حضرت صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت
کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کی ہو اوس پیر مین جس پیر سے بیعت کر چکا ہے تو کچھہ مضایقہ نہین اور
اسطرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی
اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کہیل کے اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت
کو کہوتا ہے اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پہیرتا ہے واللہ اعلم یعنی
اوسکو ہرجائے اور دم خیالی سمجھکر اوسپر کچھہ التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ
فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ
اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک یہہ ہے کہ مرشد
خطبہ مسنون پڑہے وَهِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور خطبہ مسنون یہہ ہے یعنی الحمد للہ سے آخر تک ترجمہ اوسکا یہہ ہے سب تعریف
اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت اوس سے چاہتے ہین اور
پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنی نفوس کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے جسکو
اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ بتانے والا
نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق سوا اللہ کے نہین اور اسکی کہ محمدؐ بندہ ہے اللہ
کا اور اوسکا رسول رحمت بہیجے اللہ اوسپر اور اوسکے آل اور اوسکے اصحاب پر اور برکت کرے
اور سلامتی عنایت فرمائے ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْاِيْمَانَ الْاِجْمَالِيَّ فَيَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّاْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْعِصْيَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان
اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ کا اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ
کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ کا اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی
مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب
گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکا بندہ ہے
اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ
عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ
رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے مرید سے کہہ کہ مین نے بیعت کی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کیواسطے سے پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود
برحق نہین مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور اوسکا بندہ اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے
دینے پر اور رمضان کی صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکے راہ کی

ف استطاعت سبیل سے مراد زاد و راحلہ ہے ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّآ اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَآ اَسْرِقَ وَلَآ اَزْنِیَ وَلَآ اَقْتُلَ وَ
لَآ اٰتِیَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِیْهِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَآ اَعْصِیَهٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سے کہے کہ کہہ
بیعت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے بواسطے خلفا حضرت کے اسپر کہ شریک نکرون گا اللہ کے ساتھ
کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرون گا اور بہتان کو نہ لاؤن گا اپنے دونو ہاتھ
اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرون گا امر شرع
مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہے ثُمَّ یَتْلُو الشَّیْخُ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا
یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا پھر مرشد
ان دو آیتون کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش

کرو اللہ کیطرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے اے نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ سبحانہ کا دست قدرت اور رحمت اون کے ہاتہون پر ہے سو جسنے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اوس نے اپنی ذات کی مضرت کیواسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا۔ ف پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ ہمنے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اون کے ہم عصر ایک عالم نے اون سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کی اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہہ ممکن نہین کہ وسیلہ سے ایمان مراد لیجئے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بہی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوی مین داخل ہے اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بہی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی مین داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہین ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ لِنَفْسِہٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ لِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کیواسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہم کو اور تمکو وَلَا بَاْسَ اَنْ یُّلَقِّنَہٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَۃَ النَّقْشَبَنْدِیَّۃَ اَوِ الْقَادِرِیَّۃَ اَوِ الْجِشْتِیَّۃَ الْمَنْسُوْبَۃَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَۃ نَقْشَبَنْد اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّنْجَرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَھَا وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَوْلِیَائِھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اوسمین کچہ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کی یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف حنداوندا ہمکو فتوح اس طریقہ کی عنایت کر اور ہمکو امن طریقہ

کے دوستونکی گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سمعت سیدی الوالد یقول رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مبشرۃ فبایعتہ فاخذ علیہ الصلوۃ والسلام
یدی بین یدیہ فانا اصافحہ عند البیعۃ علی ہیئۃ المصافحۃ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے
فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپسے بیعت کی سو
آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے میری دونون ہاتھون کو اپنے دونو دست مبارک مین کرلیا سو مین تو
اسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کیوقت **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے
اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلاوے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے
اسیطرح عمرو بن عاص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اما بیعۃ النساء فبان یاخذ الشیخ
طرف ثوب والتی یبایع طرفہ الآخر واللہ اعلم اور عورتون کی بیعت کرنیکا تو یہ طریقہ ہے کہ
مرشد کپڑیکا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے اللہ اعلم **ف** مولانا نے
فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جایز ہے بلا اخذ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لتربیۃ السالکین درجات مترتبۃ فاول
ما یجب ان ینظر فیہ العقیدۃ فاذا رغب امرء فی سلوک طریق اللہ امرہ اولا بتصحیح
العقائد علی موافقۃ السلف الصالح من اثبات واجب واحد لا الہ الا ہو متصف بجمیع
صفات الکمال من الحیوۃ والعلم والقدرۃ والارادۃ وغیرہا مما وصف اللہ بہ نفسہ وثبت بہ
النقل عن المخبر الصادق علیہ الصلوۃ والسلم وآلہ والصحابۃ والتابعین سالکون کی تربیت کیواسطے
درجات ہین علی الترتیب سو اول جسمین نظر کرنا واجب ہے اوسکا عقیدہ ہے تو جب کوئی مرد راہ
خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کرے اوسکو اول عقاید صحیح کرنیکا موافق عقائد سلف صالح کی یعنے
اثبات واجب الوجود کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اسکے اور اوسکے موصوف ہے جمیع صفات کمال سے
حیوۃ مین اور علم اور قدرت اور ارادہ مین اور سوا اسکے اور صفات جیسے حق تعالی نے
اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے اور نقل اوسکی ثابت ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے
اور صحابہ اور تابعین سے منزہ من جمیع سمات النقص والزوال من الجسمیۃ والتحیز والعرضیۃ و
الجہۃ والالوان والاشکال ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب عیبون سے

مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا مِثْلُ الْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَ اِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِهٖ عَلَی الْجُمْلَةِ ثُمَّ نَکِلُ تَفْصِیْلَهٗ اِلَی اللّٰهِ وَنَعْلَمُ اَلْبَتَّةَ اَنَّهٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِهٖ بَلْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّهٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰهِ تَعَالٰی کَمَا اَثْبَتَ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِهٖ اور وہ جو وارد ہوا ہے استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسکا ایمان ہم رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اوسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنے وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کیواسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہے **ف** مترجم کہتا ہے کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدماے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اسکی مجہول ہے اور اسمین سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّةِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَوُجُوْبُ اِتِّبَاعِهٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰی وَتَصْدِیْقِهٖ فِیْ کُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْیَةِ وَالْقِیٰمَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَایَةُ پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علے الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا جس مین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الٰہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سواے اسکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہے اور روایت اوسکی صحیح ہے ثُمَّ یَتْلُوْهُ النَّظَرُ فِیْ اِجْتِنَابِ الْکَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح

عقاید کی نظر لاحق ہو کبایر کی اجتناب اور صغایر سے شرمندہ ہونے مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ عَلَيْهِ بِالنَّارِ وَالْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ وَفَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ اور حق یہہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو چنانچہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبایر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فَمِنْهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبایر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھہ ساجہا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سے مدد مانگنا روزی اور شفاء وغیرہما مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہے اس حق تعالی کے قول مین ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنا روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شایع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادة یہہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کیواسطے یا خانہ خدا کیواسطے مخصوص ہین اون کو غیر خدا کیواسطے کرنا چنانچہ علی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کی گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادة اور اشراک فی الاستعانة کی توبہ کا اشارہ ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کی یعنے خاص کر تیری ہی عبادت کرلتے ہین اور خاصکر تجہی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوے تو سواے خدا کے اوروں کی عبادت کرنا کسی سے مدد مانگنا روزی

اور ثنا وغیرہ مین ہرگز جایز نہین وجہ اختصاص عبادت کے تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کے یہہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسرے رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نجانے کیونکر اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کرسکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو تو محتاج پر کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلثہ مخصوص بخدا ہے علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جایز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کردو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج بحثون کا کلام ہی لایق التفات کے نہین حق تعالی اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کجروی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْهَا تَصْدِيقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبایر تصدیق کرنا ہے کاہن کا ف کاہن عرب مین کچہہ لوگ تھے کہ جنون سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگون کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے منجم اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اوسکا دعوی کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جہوٹا ہے وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكُتُبِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ ضَرُورِيَّاتِ الدِّيْنِ اور منجملہ اکبر الکبایر کی پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو بدکہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان چیزونسے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا۔ ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہون وَمِنْهَا تَرْكُ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ اور منجملہ کبایر نماز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چہوڑنا ہے وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِنْهَا قَتْلُ الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ اور منجملہ کبایر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق مین اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جانکا قتل کرنا داخل ہے وَمِنْهَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَةُ وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ وَقَطْعُ الطَّرِيْقِ وَالنَّصْبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِيْفُ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْكِذْبُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

وَالرِّشْوَۃُ فِی الْحُکْمِ وَنِکَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِیَادَۃُ بَیْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسِّعَایَۃُ عِنْدَ السُّلْطَانِ لِیَقْتُلَ وَیَنْهَبَ وَتَرْکُ الْهِجْرَۃِ مِنْ دَارِ الْکُفْرِ وَمُوَالَاتُ الْکُفَّارِ وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ وَکُلُّ ذَالِکَ مِنَ الْکَبَائِرِ اور منجملہ کبایر زنا ہے اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی قسم کہانا اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کہانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اونکی خدمت نکرنا اور حق برداری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول مین کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کہانا اور جہاد مین کفار کی صف جنگ سے بہاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہنا اور معاملات فیصل کرنے مین رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردون اور عورتون کے درمیان مین کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافرون سے دوستی کرنا اون کی خیر خواہ ہونا اور جوا کہیلنا اور جادو کرنا سو یہہ سب کبایر مین داخل ہین۔ ف مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبایر ستر کے قریب ہین اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہہ ہین کہ کبایر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبایر کی احادیث کو جمع کیا تو سترہ کبایر مصرح پائی چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بےخوف ہونا اور چار گناہ زبان مین جھوٹی گواہی دینا پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کہانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کہانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرم گاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہات مین ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانون مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بہاگنا اور ایکگناہ تمام بدن سے یعنے والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہمکو ان گناہون سے بچاوے آمین وَالصَّغِیْرَۃُ کُلُّ مَا نَهٰی عَنْهُ الشَّرْعُ اَوْ خَالَفَ مَشْرُوْعًا اَوْ دَفَعَ طَرِیْقَۃً مَامُوْرَۃً فِی الدِّیْنِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبایر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مامورہ کا۔ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِکَ النَّظْرُ فِی اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَۃِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ فَیُفَهِّمُهُمَا عَلٰی مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَایَۃِ

الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر اجتناب کبایر اور ندامت صغایر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام مین از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قایم کرے رعایت ابعاض اور آداب اور ہیأت اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہان وہ امور ہین جو ارکان وغیرہ کو شامل ہون از قسم امور متاکدہ سوا ون مین بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ۔ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذَالِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْوَلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش مین منجملہ اکل اور شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی مین منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کی اور نظر کرنا چاہیے معاملات مین از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کی تو اونکو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اذکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنے صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ ذلک مین مامور ہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین منجملہ ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہوگیا تو اب وقت آیا اشتغال باطنی

حاشیہ: مولانا نے فرمایا ... (ہاتھ سے لکھی ہوئی ناخواندہ تحریر)

کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنیکا اور اوسی کو نام کے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ تفصیل اون کو ہست جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کی فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کم قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسط سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقاید مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہے اور جسکو تتبع علم ان کتابون کا میسّر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کر لے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملا بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہے، تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اونکا بیان یون ہے کہ خدا کا ایمان لانا اور اوسکی صفات کا اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ کا اور اسکی کتابون کا اور اوس کے رسولون کا اور تقدیر کا اور پچھلے دن کا ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنا اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کیواسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑہنا تو حضرت کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنا اور اعمال کو خالص اللہ ہی کیواسطے کرنا اور ترک ریا اور نفاق تو اخلاص ہی مین داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت سے امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانیہ کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصایب مین صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک اور حسد اور کینہ کا ترک اور غضب کا ترک درحقیقت تواضع مین داخل ہے اور توحید لسانی پر ناطق رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اوس سے زیادت تلاوت کرنا اعلی رتبہ مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار تو ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسّی اور حکمی طہارت کرنا اور اجتناب نجاسات تو تطہیر ہی مین داخل ہے اور ستر عورت یعنی چھپانے کی چیز کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز کا پڑہنا اور اسی طرح فرض اور نفل زکوۃ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور طعام اور ضیافت سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف مین بیٹھنا

اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک
اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قایم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر
اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قایم رکھنا اور قسم وغیرہ کی کفارات کو ادا کرنا اور نکاح سے عفت
حاصل کرنا اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور ماباپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کی تربیت
کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنا اور مالکون کو لونڈی غلامون پر
مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قایم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا۔
اور احکام مسلمین کی اطاعت کرنا اور خلق مین اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح
بین الناس مین داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو نیکی کے اعانت
مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد
ہی مین داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا تو ادا ے امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط
ادا کرنیکے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق
لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ مین داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر
اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نکرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہے اور
سلام کا جواب دینا اور چھینک نے والے کو دعاے خیر دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور
لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین
سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہے واللہ اعلم **فصل** فِی اَشْغَالِ
الْمَشَائِخِ الْجِیلَانِیَّۃِ وَھُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ تَابِعِیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہے قادریہ
امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے لوگ ہین خدا راضی رہے اون سے اور اونکے
سب تابعین سے **ف** مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف مین اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ
قادریہ اوسمین مفصل موجود ہے۔ فَاَوَّلُ مَا یُلَقِّنُوْنَہُ الْجَھْرُ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْمُرَادُ بِھٰذَا الْجَھْرِ
ھُوَ غَیْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاۃَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَیْثُ

قَالَ اَرْبِعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا الحدیث۔ سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہے جہر سے یعنے بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہہ ہے کہ افراط نہو تو اس تقریر سے کچھہ مخالفت نرہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اسطرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غایب کو نہین پکارتے ہو الی آخر الحدیث **ف** پوری حدیث یون ہے بروایت ابو موسی اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھہ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتہی یہہ تمثیل ہے شدت قرب سے والاحق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہے **شعر** اتصالی بے تکیف بے قیاس ٭ ہست رب الناس راباجان ناس ٭ کذا فی الحاشیہ العزیزیہ فَمِنْہُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَقُوْلَ اللّٰہُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَھْرِ بِقُوَّۃِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِیْعًا ثُمَّ یَلْبَثُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ نَفْسُہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ھٰکَذَا اَوْھَلُمَّ سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونون کی قوت کے ساتھہ کہے پھر ٹہر جاوے یہانتک کہ ذاکر کے سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پہر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَاِمَّا بِضَرْبَتَیْنِ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَجْلِسَ جِلْسَۃَ الصَّلٰوۃِ وَ یَضْرِبَ الْجَلَالَۃَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَیُکَرِّرُ ذٰلِکَ بِلَا فَصْلٍ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ الضَّرْبُ لَا سِیَّمَا الْقَلْبِیْ بِقُوَّۃٍ وَشِدَّۃٍ لِیَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَیَجْمَعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اسکا طریقہ یہہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل مین ضرب کرے اور اسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہہ ہے کہ ضرب خصوصًا قلبی قوت اور سختی کے ساتھہ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہوں وَاِمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَیَضْرِبُ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَلٰکِنَّ الثَّالِثَ اَشَدُّ وَاَجْھَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ چار زانو بیٹھے تو ایکبار داہنی زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسرے بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔ وَاِمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُہٗ اَنْ یَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَیَضْرِبَ مَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُمْنٰی وَمَرَّۃً فِی الرُّکْبَۃِ الْیُسْرٰی وَمَرَّۃً فِی الْقَلْبِ وَمَرَّۃً اَمَامَہٗ وَلٰکِن

الرَّابِعُ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایکبار دا ہنی زانو مین
اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے
کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔ وَمِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ
يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلَ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ
يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کی نفی اور اثبات ہے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہہ ہے
کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھہ بند کرلے اور لَا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہے پہر اوسکو
کہینچے یہانتک کہ داہنے مونڈہے تک پہنچے پہر اِلٰهَ کہے گویا اوسکو دماغ کی جہلی سے نکالتا ہے پہر
اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کے نفی غیر
حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذات مقدس مین دہیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہہ ملاحظہ
اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے یعنے مبتدی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط
نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ فِیْ اِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ
وَمُرَاعَاتِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَ
اَنْ تَدُوْرَ فِیْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰى غَيْرِ نَفْسِهٖ
وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے
اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کی شرط کرنے مین اور کیا فائدہ ہے اونکے مکانات کے
رعایت مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہہ ہونے پر اور آوازونکی طرف
کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہے کہ اسکے دلمین احادیث اور خطرات گہوما کرین تو علماء طریقت نے یہہ طریقہ نکالا اپنے
غیر کی طرف متوجہ ہونیکی روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنیسے باز رکہنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بہی توجہ
تونکر اوسکا دہیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیہ مین فرماتے ہین اور اسی طرح پیشوایان
طریقت نے جلسات اور ہیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کی سبب سے
جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفسی ہے اور بعضے

جلسے مین خشوع اور خضوع اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس سے ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی
ہیئت کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکہہ پر ہاتھ رکہکر کھڑے ہونیکو منع فرمایا کہ یہہ
اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیئت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے
سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکہنا چاہیے یعنے ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ سمجہنا
چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجہتے ہین وَيَنْبَغِي اَنْ يَجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُونَ
اللّٰهَ عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِي ذَالِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ
کرکے بعد نماز فجر اور عصر کی ذکر الٰہی کرنیکے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فواید ہین جو تنہائی
مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ شُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهُ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَ
الْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِئْنَانُ الْقَلْبِ بِاِسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ
تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مَا عَدَاهُ پہر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اوسکا نور اوسمین دکہائی دے
تو اوسکو ذکر خفی کا امر کیا جاوے اور ذکر جلی کی اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کا اوبہرنا
اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنے وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے ما
سوا پر مقدم رکہنا وَمَنْ وَاظَبَ عَلٰى اِذْكَرِ اِسْمِ الذَّاتِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اَرْبَعَةَ الْاٰفِ مَرَّةٍ مَعَ تَقَدُّمِ
الشُّرُوْطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذَالِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا مِنْ ذَالِكَ فَاِنَّهٗ يُشَاهِدُ فِيْهِ الْاَثَرَ
لَا مَحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار
ساتھہ تقدیم اون شروط کی جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت
کرے تو اوسمین یہہ اثر البتہ مشاہدہ ہوگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم۔ اَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اِسْمُ
الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يُغَمِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ
سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰى دِمَاغِهٖ اِلَى
الْعَرْشِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ عَلَيْهَا فَهٰذِهٖ
دَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّاْنِ مَنْ يَزِيْدُ اللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی
تو اسم ذات ہے اون صفات کے ساتھہ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہہ ہے کہ اپنے دونون آنکہون
اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم کو گویا انکو اپنی ناف سے

نکالتا ہے اپنے سینہ تک اور اپنے سینہ سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا انہین منزلون پر جنپر ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہہ ایک دورہ ہوا پر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقہ کی بعض لوگ اللہ قدیر کو بہی زیادہ کرتے ہین ف توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینہ تک چڑھے اپنی تصور مین پہر اللہ بصیر کہکر سینہ سے دماغ تک پہنچے پہر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہنچے پہر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹہرے پہر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹہر جائے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتہی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ إِمَّا كَمَا ذَكَرْنَا فِي الْجَهْرِ وَإِمَّا بِأَنْ يَكُونَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلَى أَنْفَاسِهِ فَإِذَا أَخْرَجَ النَّفَسَ بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهِ وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْأَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ أَنْفَاسٍ وَلَهُ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيثِ النَّفْسِ ، اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہے اور طریقہ اوسکا یا اوسطرح ہے جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہے کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہوجاوے اپنی دمون پر آگاہ رہے پہر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادہ اور قصد کے تو اوسکے باہر ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الہ پہر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانیکے ساتھی الا اللہ کہے طریقت کی بزرگون نے کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے اور اوسکا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسواس کے دور ہوجانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے

شعر اگر تو پاس داری پاس انفاس ❊ بسلطانی رسانندت ازین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ ❊ نرسی در مقام الا اللہ ❊ رباعی درذات مقدست کسی را راہ نیست ❊ وز حسن جلال ہیچکس آگاہ نیست ❊ سرمایۂ رہ روان کہ راہش طلبند ❊ جز گفتن لا الہ الا اللہ نیست ❊

فَإِذَا ظَهَرَ أَثَرُ الذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوهِدَ فِي الطَّالِبِ نُورُهُ أُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيمَتِهِ إِلَى الذِّكْرِ وَإِيثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلَى طَلَبِهِ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنُّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالِ بِأَمْرِ الدُّنْيَا

پہر جب ذکر حق کا اثر ظاہر ہو اور طالبین کو اسکا نور معلوم ہو تو اوسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق

مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کے جانب اور تقدیم اللہ عز و جل کی اور ہمت کا جم جانا اوسی کے طلب پر اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَۃُ فَہِیَ عِنْدَھُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ کَثِیْرَۃٍ یَجْمَعُہَا اَمْرٌ وَھُوَ اَنْ یَتَلَفَّظَ بِاٰیَۃٍ اَوْ کَلِمَۃٍ بِاللِّسَانِ اَوْ یَتَخَیَّلَہَا فِی الْجَنَانِ وَیَفْہَمَ مَعْنَاھَا فَہْمًا جَیِّدًا ثُمَّ یَتَصَوَّرَ کَیْفَ ھٰذَا الْمَعْنٰی وَمَا صُوْرَۃُ تَحَقُّقِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْکَ الصُّوْرَۃِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ خَطْرَۃٌ سِوَاھَا حَتّٰی یَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِیْہَا وَنَوْعُ ذُھُوْلٍ عَمَّا سِوَاھَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہہ معنا کیونکر ہے اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکی ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ لفظ کی مفہوم مین اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اسکے کوئی چیز دھیان مین نرہی اسکو مراقبہ کہتے ہین وَالْاَصْلُ فِیْہَا قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھتا ہے سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے فَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجَنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَنَظَرَہٗ وَمَعِیَّتَہٗ تَصَوُّرًا جَیِّدًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْہِہٖ عَنِ الْجِہَۃِ وَالْمَکَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ ھٰذَا التَّصَوُّرَ تو سالک اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالے کے حضور اور نظر اور اوسکی معیت یعنی ساتھ ہونیکو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک تصور کو جماوے کہ اسمین ڈوب جاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَہٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَۃِ وَالْجَلْوَۃِ وَالشُّغْلِ وَالدَّعَۃِ یا اس آیت کا تصور کرے وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمہارے ساتھ ہے جہان کہین کہ تم ہو تو اوسکے ساتھ ہونیکو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگو نکی

ملاقات مین اور شغولی اور بیکاری مین اویتلفظ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اَوَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى
اَوْنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اَوْوَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْاِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ اَوْ
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ مُرَاقَبَاتٌ مُّفِيْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
یا یہہ آیت پڑہے کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جدہر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا
یہہ آیت پڑہے اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى یعنے انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس
آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ یعنے ہم قریب ترہین انسان کے رگ گردن سے یا اس آیت کا تصور
کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنے اللہ ہر چیز کو گہیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دہیان کرے اِنَّ
مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنے البتہ میرا رب میرے ساتھہ ہے وہ اب مجہکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا مراقبہ
کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے حق تعالی اول ہی اوس کے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہے جو
بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات
کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجہہ سکتا سو یہہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھہ دل متعلق ہونیکے واسطے
مفید ہین وَاَمَّا الْمُفِيْدَةُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِ فَهِيَ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ
وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَكُلُّ شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهٗ وَهَيْئَتُهٗ وَيَتَصَوَّرَ اللّٰهَ بَاقِيًا مَّوْجُوْدًا فَيَبْقٰى عَلٰى
هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَاِنَّهٗ يُفِيْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبے جو قطع علایق اور پوری مجرد ہو جانے اور
بیہوشی اور فنا کے لئے مفید ہین سو اونمین سے ایک مراقبہ اس آیت کا ہے کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى
وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنے جو زمین پر ہے وہ نیست اور نابود ہونیوالا ہے اور باقی رہیگی
تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اوسکی مراقبہ کا طریقہ یہہ ہے کہ آپ کو تصور کرے
کہ مرگیا اور ایسی راکہہ ہو گیا جسکو ہوائین اوڑاتے ہین اور آسمان ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل
مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دہیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قایم رہے تو یہہ نیستی اور نابودی کو
مفید ہوگا ف ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے
مروی ہے کہ مجہسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل اللهم اهدنی وسددنی واذکر بالهدی هدیتک
الطریق وبالسداد سداد السهم یعنے اے علی کہہ کہ خداوندا مجہکو ہدایت کر اور سیدہے چلا اور ہدایت سے

ف مراقبات فنا

اپنی راہ کی پیچلنے کواور راستی سے تیر کی راستی کو وہ بیان کر تو آنحضرت نے امیر المومنین سیدا ولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذالک ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ + یعنے مقرر جس موت سے کہ تم بہاگتے ہو وہ تمکو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہوگے موت تمکو پا جاوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فاذا ظہر اثر المراقبۃ فی الطالب وشوھد نورہ امر بالتوحید الافعالی + پھر جب اثر مراقبہ کا طالب مین ظاہر ہو اور اسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے توحید افعالی یہہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا ؎ وزین نوعی از شرک پوشیدہ نیست + کزیدم بیازرد و عمرم نخست + واعلم ان الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب وحث علی شیئین علی الذکر والمراد منہ ما یتلفظ بہ وعلی الفکر والمراد منہ المراقبۃ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور چونپ دلائی ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَایِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ عَلٰی مَا ھِیَ عَلَیْہِ اَنْ یَعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَۃٍ وَیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِہٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِہٖ وَمُصْحَفًا کَذَالِکَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمُصْحَفًا کَذَالِکَ خَلْفَہٗ ثُمَّ یَدْعُوا اللّٰہَ اَنْ یَکْشِفَ عَلَیْہِ الْوَاقِعَۃُ الْفُلَانِیَۃُ بِجُھْدِ ھِمَّتِہٖ ثُمَّ یَشْرَعُ فِیْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَیْرِ غَمْضِ الْعَیْنِ فَیَضْرِبُ مَرَّۃً فِی الْمُصْحَفِ الْاَیْمَنِ وَمَرَّۃً فِی الْاَیْسَرِ وَمَرَّۃً خَلْفَہٗ وَمَرَّۃً بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَجِدَ فِیْ نَفْسِہٖ اِنْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَیُوَاظِبُ عَلٰی ذَالِکَ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ وَنَحْوِھَا مَعَ الْخَلْوَۃِ فَاِنَّہٗ یَکْشِفُ عَلَیْہِ الْبَتَّۃَ قُلْتُ ھٰذَا مَا قِیْلَ وَفِیْ قَلْبِیْ مِنْہُ شَیْءٌ لِمَا فِیْہِ مِنْ اِسَاءَۃِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعض مشایخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کی کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے

اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کہلا مصحف اپنی دہنی طرف رکہے اور کہلا مصحف
اپنی بائین طرف رکہے اور اسی طرح ایک مصحف آگے رکہے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکہے پہر حق تعالی
کی کوشش تمام یہہ دعا کرے کہ فلانی واقعہ کو اوس پر ظاہر کردے پہر اسم ذات کی ذکر مین شروع کرے
بدون آنکہہ بند کرنیکے تو ایکبار دہنی مصحف پر ضرب کرے اور ایک بار بائین پر اور ایک بار پیچہے
اور ایک بار آگے ضرب لگاوے یہان تک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن
اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے خلوت کے ساتھہ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا
کچہہ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس کا کچہہ تردد ہے اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہے
مصحف مجید کی ساتھہ والذی اختارہ سیدی الوالد فی ہذا الباب ان یذکر اللہ تعالی بہذہ
الاسماء یا علیم یا مبین یا خبیر مع مراعاۃ الشروط المذکورۃ اما کما وصفناہ فی الذکر
بضربۃ واحدۃ او ثلاث ضربات واللہ اعلم اور کشف واقعہ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد
مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماء ثلاثہ سے یا علیم یا مبین
یا خبیر شروط مذکورہ کے مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یک ضربی مین بیان کیا ہے
یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت
اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر بیٹہنا بدون مصاحف کے رکہنے کی مراد ہے
وقالوا مما جربنا لکشف الارواح بہذہ الشروط المذکورۃ ان یضرب فی الجانب الایمن سبوح وفی
الایسر قدوس وفی السماء رب الملائکۃ وفی القلب والروح اور مشایخ قادریہ نے
کہا ہے کہ جو طریقہ کشف ارواح کیواسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے ساتھہ وہ یہہ ہے کہ داہنی
طرف سبوح کے ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کے اور آسمان مین رب الملائکۃ کی ضرب لگاوے
اور دل مین والروح کے ولتحصیل الامور المہمۃ الصعبۃ بہذہ الشروط ان یصلی فی اللیل ما
قدر لہ ثم یضرب فی الایمن یا حی وفی الایسر یا وہاب ویفعل ذلک الف مرۃ اور امور مہمہ
مشکلہ کی حاصل کرنیکے واسطے اونہین شروط مذکورہ کے ساتھہ یہہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑہے جسقدر
اوس کیواسطے مقدور ہو پہر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب کی
اسی طرح ہزار بار کرے ولانشراح الخاطر ودفع البلایا ان یضرب اللہ فی القلب ولا الہ الا ہو کما

وصفنا

وصفناه فی النفی والاثبات والحیّ فی الجانب الایمن والقیوم فی الایسر اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤن کا یہہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل مین لگاوے اور لا آلہ الا ہو کی اوسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب دہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگاوے واذا اراد ان یدعو اللہ عزوجل بشفاء مریض او دفع جوع او توسیع الرزق او قهر عدو فلیطلب الاسم المناسب بحاجتہ فی الاسماء الحسنیٰ فلیذکر بذالک الاسم بضربتین او ثلث ضربات او اربع فیقول یا شافی یا صمد او یا رزاق او یا مذل الی غیر ذالک واللہ اعلم واحکم اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنیکا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفائی بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسماء الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم فصل فی اشغال المشائخ الچشتیۃ وهم اصحاب امام الطریقۃ خواجہ معین الدّین حسن الچشتی وچشت قریۃ شیوخہ رضی اللہ عنہ وعنهم اجمعین + یہہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کی اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کی پیرون کے گاون کا نام ہے خدا راضی رہے اون سے اور اونکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھہ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہہ نقش ظاہر ہو گیا حبیب اللہ مات فی حب اللہ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا۔ قالوا جاء علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ دلنی علی اقرب الطریق الی اللہ وافضلها عند اللہ واسهلها لعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ تعالیٰ وجهہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجهہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع

ثم لقن علی کرم اللہ وجھہ الحسن البصری وھکذا حتی وصل الینا وھذا الحدیث انما وجدناہ عند ھؤلاء المشایخ وعلی قوانین اھل الحدیث فیہ بحث طویل + مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا علی مرتضیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجکو وہ راہ بتائے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کی نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر سطے مداومت ذکر کی خلوتین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آن حضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضیٰ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آن حضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰ نے یہہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد پھر مرشد ہم تک پہنچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشایخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے ۔ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہہ وجہہ ہے کہ یہہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور نہایت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کی ساتھہ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہ انقطاع ساقط نکیجیے کیونکہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالی یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتھد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ زھر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی وباب تحتانی پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کریگا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سو اگر پنجشنبہ کا دن ہو تو بہتر ہے پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑی اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اوسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے

تجھکو نہ گذرے اور معلوم کرا دے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کی نیچے دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اوس کے دو دروازہ ہین ایک دروازہ اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ۔ ف مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے - اما الباب الفوقانی ففتحہ بالذکر الجلی فاما التحتانی ففتحہ بالذکر الخفی + دل کے اوپر کے دروازہ کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازہ کی کشادگی تو ذکر خفی سے ہوتی ہے - فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس متربعًا وخذ العرق الذی یسمی کیماس بابھام قدمک الیمنی والتی تلیھا و سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھو عرق فی بطن الرکبۃ یھبط من جانب الفخذ واخذہ بھذہ الکیفیۃ یفید نفی الخواطر ویجمع الھمۃ ویسخن القلب تسخینا عجیبا + پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہے اپنے داہنے پانو کے انگوٹھے اور بیچکی اونگلی کو داب کر اور مین نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے کہ زانو تلے ران کی جانب سے اوتری ہے اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہے اور دل کو گرم کردیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ واجلس جلسۃ الصلوٰۃ مستقبل القبلۃ باجتماع العزیمۃ قل لا الہ الا اللہ بالشدۃ والمد واخراج القوۃ من داخل القلب واخرج لفظۃ لا من السرۃ وامددھا الی المنکب الایمن ولفظۃ الہ من ام الدماغ تشیر بذلک انک اخرجت حب من سوی اللہ تعالی من باطنک والقیتہ خلفک فتنفس نفسًا اخر فاضرب الا اللہ فی القلب بالشدۃ والقوۃ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے روبقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہہ لا الہ الا اللہ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ الہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اوس تصور سے گویا تو نے مغیر خدا کے محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم کی سوا الا اللہ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کرو ویلاحظ المبتدی نفی المعبودیۃ من غیر اللہ تعالی والمتوسط نفی المقصودیۃ والمنتھی نفی الوجود + اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا - والشرط

الاعظم فی هذا الذکر جمع الهمة و فهم المعنی وینبغی لصاحب الذکر الجلی ان لایقلل الطعام
جدا بل یکفیه ان یخلی ربع المعدة وینبغی ان یاکل شیئا من الدسم لئلا یتشوش دماغه
اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والیکو لائق یہہ ہے کہ
کھانیکو نہایت کم نکرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھہ چکنائی
کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے واذا اردت پاس انفاس فکن مستیقظا
واقفا علی انفاسك فکلما خرج النفس فقل مع خروجه لا اله کانك تخرج محبة کل شیء سوی
الله من باطنك واذا دخل النفس فقل مع دخوله الا الله کانك تدخل وتثبت
محبة الله فی قلبك اور جب کہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمون
پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو تو اوسکے نکلنے کے ساتھہ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو
سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کیطرف آوے تو اوسکے داخل
ہونیکے ساتھہ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل مین قالوا
والرکن الاعظم ربط القلب بالشیخ علی وصف المحبة والتعظیم وملاحظة صورته قلت ان لله
تعالی مظاهر کثیرة فما من عابد غبیا کان او ذکیا الا وقد ظهر بحذائه صار معبودا له فی
مرتبته ولهذا السر نزل الشرع باستقبال القبلة والاستواء علی العرش وقال رسول الله
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللهَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ
وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ اَيْنَ اللهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا يَعْنِيْ اللهُ اَرْسَلَكَ
فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ
وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ
صلعم فَيَكُوْنُ كَالْمُرَاقَبَةِ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ مشایخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دلکا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے
ساتھہ محبت اور تعظیم کے صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ ہین
سو کوئی عابد غبی ہو یا ذکی نہین مگر کہ وہ اسکے مقابل ظاہر ہو کر اوسکا معبود ہو گیا ہے اور اسی بھید کے
سبب سے رو بقبلہ ہونا اور استواء علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی اوسکے

اور

اوسکے درمیان اور اوسکے قبلہ کے درمیان مین اور آنحضرت نے سیاہ لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان
ہے تو لونڈی نے آسمان کیطرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی
اونگلی سے اشارہ کیا مراد اوسکی یہہ ہے کہ خدا نے تجکو بھیجا ہے تو فرمایا کہ یہہ ایمان دار ہے تو ایسا ایک
تجہیر کچہہ مضایقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کیطرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے
اگرچہ عرش کیطرف متوجہ ہو کر اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
نہایت روشن رنگ سے چاند کی رنگ کے مانند یا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی
طرف اشارہ کیا ہے تو یہہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نے حاشیہ مین فرمایا کہ حق
تعالی کے عالم مثال مین تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے
تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ مین مفصل مذکور ہے یہہ رسالہ مختصر لایق اوسکے تفصیل کے نہین

تنبیہ فَاِذَا
الطَّالِبُ بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ الطَّالِبَ
يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ
نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اسکو مراقبہ کرنے کا

مراقبہ

امر کرے اور مراقبہ رقیب معنی محافظت اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا مراقبہ اسواسطے نام رکھا گیا کہ
سالک بعضی مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضی مراقبات مین اللہ تعالی کا
مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ تعالی اوس کی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنیکے وقت زبان سے کہے یا اپنی
دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے الا انہ
بکل شیء محیط یعنے آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اوسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ
حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلہ کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہے قَالَ الْمَشَايِخُ
مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاةُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ
الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَ
عِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْغَفْلَةِ رَاْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ
الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَاَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا

اُدْخُلِ الوُجْلَ الیُسْرٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کُنْ لِّیْ کَمَا کُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَاشْغَلْنِیْ بِجَمَالِکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ مُخْلَصِیْنَ
اَللّٰھُمَّ امْحُ نَفْسِیْ بِجَذْبَاتِ ذَاتِکَ یَا اَنِیْسَ مَنْ لَّا اَنِیْسَ لَہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ
مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلہ مین داخل ہونیکا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے
ہمیشہ روزہ رکھنا اور اسدن قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر
دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کی حالات مین اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے
رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اوس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کی ہو جائے پھر جب
حجرے مین داہنا پاؤن داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور
قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑہے اور جب بایان پاؤن داخل کرے تو اللھم سے آخر تک دعا
کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا کارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجھکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے اور
مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے اے انیس اوسکے
جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجھکو نہ چھوڑ تو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے ثُمَّ یَقُوْمُ عَلَی الْمُصَلّٰی وَیَقُوْلُ اِنِّیْ
وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ
مَرَّۃً ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فِی الْاُوْلٰی اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَۃِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَۃً طَوِیْلَۃً
وَیَجْتَھِدُ فِی الدُّعَاءِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَشْتَغِلُ بِالْاَذْکَارِ الَّتِیْ ذُکِرَ وَنَاھَا
پھر مصلے پر کہڑا ہو اور اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
کو اکیس بار پڑہے یعنی مین نے اپنا موںھہ متوجہ کیا یکسو ہو کر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا
کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑہے پھر پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑہے اور دوسری
رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پہر پانسو بار یا فتاح
کہے پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وَقَالُوْا اِذَا
دَخَلَ الْمَقْبَرَۃَ قَرَأَ سُوْرَۃَ اِنَّا فَتَحْنَا فِیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَی الْمَیِّتِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ
یَقْرَءُ سُوْرَۃَ الْمُلْکِ وَیُکَبِّرُ وَیُھَلِّلُ وَیَقْرَءُ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یَقْتَرِبُ

طریقہ ۔۔۔ ضمیمہ صفحہ ۱۶

مِنَ الْمَیِّتِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مَرَّةً ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رُوْحُ یَضْرِبُهٗ فِی السَّمَاءِ وَ
یَا رُوْحَ الرُّوْحِ یَضْرِبُهٗ فِی الْقَلْبِ حَتّٰی یَجِدَ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا ثُمَّ یَنْتَظِرُ لِمَا یُفِیْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
عَلٰی قَلْبِهٖ اور مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے
پھر میت کی طرف سامنے ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور
لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
یارب یارب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اسکو آسمان مین ضرب کرے اور یا روح الروح کی
دلمین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر
سے ہو اسکے دل پر وَلِلْچِشْتِیَّةِ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ الْمَعْكُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا
اَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ مَا نَشُدُّ هَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے یہان
ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل
اوسکی نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسیواسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور
عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے وَلَهُمْ صَلٰوةٌ تُسَمّٰی صَلٰوةَ كُنْ فَيَكُوْنُ اور چشتیہ کے یہان ایک
نماز ہے جسکو صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہین ف صلوٰۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری
مین اوسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قَالُوْا مَنْ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ
لَيَالِي الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِي الْاُوْلَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ مِائَةَ
مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اى آسان كننده دشوارها
واى روشن كننده تاريكيها مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا
ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى وَدَعَى اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً
فَاِنَّهٗ لَابُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشایخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہے
کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلاثہ سے یعنے چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی
راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ سو بار پڑھے اور
دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سو بار یون کہے اے آسان کنندہ دشوارہا

صلوٰۃ معکوس

صلوٰۃ کن فیکون

وای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو یہی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتاری اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالی اور روی حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا مستجاب ہوا سکی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے نا واقفون نے اعتراض کیا ہے آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جایز ہو گا حالانکہ ادعیہ ماثورہ مین وہ ثابت ہے نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنے چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کیواسطے یعنی تضرع کی یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر نا جایز ہو گا فصل فِی اَشْغَالِ الْمَشَایِخِ النَّقْشْبَنْدِیَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَةِ خَوَاجَة بَهَاءِ الدِّیْنِ نَقْشْبَنْدِ الْبُخَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ تَابِعِیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ یہ فصل ہے مشایخ نقشبندیہ کی اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری کے مریدہین اللہ راضی ہو اون سے اور اونکے سب مریدون سے قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّکْرُ مِنْهُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَاثُوْرُ عَنْ مُتَقَدِّمِیْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کی نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِیْشَاتِ الْخَارِجِیَّةِ کَالْاِسْمَاعِ اِلٰی اَحَادِیْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِیَّةِ کَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ یَذْکُرُ الْمَوْتَ وَیُحْضِرُهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ وَیَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰی مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَضُمُّ شَفَتَیْهِ وَیُغْمِضُ عَیْنَیْهِ وَیَحْبِسُ نَفْسَهٗ فِیْ بَطْنِهٖ وَیَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا یُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَی الْاَیْمَنِ وَیَمُدُّهَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی مَنْکِبِهٖ ثُمَّ یُحَرِّکُ مَنْکِبَهٗ اِلَی الرَّاْسِ فَیَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ یَضْرِبُ فِیْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللّٰهُ اور طریقہ نفی اثبات کے ذکر کا یہہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگونکی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زاید اور غضب اور درد اور سیری مفرط پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین اوسکو اپنے آگے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اون گناہونکی جو اوس سے صادر ہوئے پھر دونون لبون اور دونو آنکھونکو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی

طرف لگاوے اور کھینچے یہانتک کہ اپنے مونڈھے تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کیطرف جھکا دے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات سے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے قَالُوْا لِحَبْسِ النَّفْسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيْمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَا يَاْمُرُ بِهِ الْجُوْكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ، نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنے دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کے گرم کرنے اور جمعیت عزمیت اور عشق کی ابہارنے اور وساوس کے قطع کرنے مین اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا او سپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے نفس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کی حبس دم مین اور اوس حبس دم مین کہ جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہے ف مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ رباعی

حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند + اثبات مقالات رہ این نکنند + حبس نفس و حصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست آنچہ نشانش بدہند + وَكَذٰلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بہی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید کو ایکبار ایکدم مین کہے پھر تین بار ایکدم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چندروز کی مشق مین اکیس بار تک پہنچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنے اول بار ایکبار اور دوسرے بار تین بار اور تیسرے بار پانچ بار اور چوتھے بار سات بار وعلے ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ اور شرط اعظم نفی اثبات کی ذکر مین ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالی سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کیواسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس طرح جیسی دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گہومتے پھرتے ہین - وَهٰنَا كَلَامٌ اِلٰى

احدی وعشرین مرۃً ولم یفتح لہ باب من الجذب وانصراف الباطن الی اللہ تعالی وجب الاشتغال باسمہ والنفرۃ عن الاشتغال الاخری فلیعرف ان عملہ لم یقبل فلیستانف بھذہ الشروط من الثلاثۃ الی احدی وعشرین اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا اور اوسکی واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نکھلا تو اوسکو اوسکی اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئے تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا عمل مقبول نہوا تو بشروط مذکورہ اوسکو پھر سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک ومنہ الاثبات المجرد کانہ لم یکن عند المتقدمین وانما استخرجہ خواجہ محمد باقی باللہ ومن یقرب منہ فی الزمان واللہ اعلم اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نتھا اوسکو تو خواجہ محمد باقی باللہ نے یا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھہ یا بعض وغیرہ کے ساتھ وارد ہوا ہے سمعت سیدی الوالد یقول النفی والاثبات افید للسلوک والاثبات المجرد افید للجذب مین نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کیواسطے زیادہ تر مفید ہے وصفتہ ان یخرج لفظۃ اللہ من سرتہ بالشد التام ویمدھا حتی یصل الی الخاتم دماغہ مع الحبس والتدریج فی الزیادۃ حتی ان منھم من یقولہا فی نفس واحد الف مرۃ وقد رایت امراۃ من مخلصات سیدی الوالد تقولہا الف مرۃ فی نفس واحد واکثر من ذالک ایضا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہانتک کہ اوسکے دماغ کی جھلی تک پہنچے حبس دم کی ساتھہ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہان تک کہ بعضے نقشبندی ایکدم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں مین سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتے تھے اور اس سے اکثر بھی وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یحکی عن نفسہ انہ کان فی البدایۃ یقول النفی والاثبات فی نفس واحد مائتی مرۃ واللہ اعلم اور جیسے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک مین نفی اور اثبات کو ایکدم مین

دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِيْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ شہیہ مین فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہی کہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہہ قوت دراکہ باقبال تام بسوی صفات حضرت حق نمودن یا بسوی حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ يَحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِجَمِيْعِ اِدْرَاكِهِ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ اَحَدٍ عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ اَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنَى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُوا اللّٰهَ بِقَلْبِهٖ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ قَدْ تَبَرَّاْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَاْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ اور طریقہ مراقبہ کا یہہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کی نیچے تھوڑا سا پھر اپنی جمیع حواس مدرکہ سے کہ متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کی وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش کرے کہ معنی اس بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہے سو بعض مشایخ تو ایسے شخص کو اسطرح کی دعا بتاتے ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہہ کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے اے رب تو ہے میرا مقصود ہے مین بیزار ہو آیا تیری طرف تیری ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنیکو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جاتا ہے مترجم کہتا ہے خلاء مجرد سے یہہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے وَثَالِثُهَا الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهٖ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ ف مولانا نے فرمایا حق یہہ ہے کہ سب راہون سے یہہ راہ زیادہ تر قریب ہے گا ہے مرید مین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مرید محبت سے

مرشد اوسمین تصرف کرتا ہے مشایخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اون کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے کلام کی معنی یہہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کی اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہوجاوے سو اگر یہہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہنچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو اپنے نفوس اور علایق ماسوی سے نجات پاگئین ہین اور اس آیت قرآنی مین کُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانہ مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا اور خوب کہا جو کہا ہے شعر آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ؛ طعنہ زند بر دہ بسحر کند بر چلہ وَشَرْطُهَا اَنْ يَكُونَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادِ داشت فَاِذَا صَحِبَهُ خَلّٰى نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهُ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْهُ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ بِمَجَامِعِ قَلْبِهِ وَلْيُحَافِظْ عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يُخَيِّلُ صُوْرَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ فَتُفِيْدُ صُوْرَتُهُ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهُ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کی تصور اور خیال سے خالی کرڈالے سوا اسکے محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جبکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونو آنکھین بند کرلے یا اونکو کھول دے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچین تکنے لگا وے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اوسکے پیچھے پڑجاوے اپنے دلکی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکی پاس نہو تو اوسکی صورت کو اپنے دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تہی۔ ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے کہ ہم الذین اذا رؤا ذکر اللہ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جنکی صحبت فواید صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللّٰهِ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے اور مقتضائے اس حدیث معتمد کے ہم قوم

لَا یَشْقیٰ جَلِیْسُہُمْ یعنے اولیا اللہ ایسی قوم ہے جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائے اس قول مین ہر کہ با او نشستی و نشد جمع دلت ✣ وز تو نرمید صحبت آب و گلت ✣ زنہار ز صحبتش گریزان می باش ✣ ورنہ نکند روح عزیزان بحلت ✣ خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہوا اور ہر طرف سے دل ٹوٹکر حضرت حق سے متعلق ہوجاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہووے تو تضیع اوقات ہے اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہے تو واجب ہے کہ غلو عوام پر دہوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہون مولانای روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر اے بسا ابلیس آدم روی ہست ✣ پس بہر دستی نشاید داد دست ✣ اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہے ایسی افراط بہی بہتر نہین جس مین صورت پرستی کی نوبت پہنچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجاوے حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قایم رکہے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِکِ اِذَا کَانَ عَلٰی ھَیْئَۃٍ وَحَصَلَ لَہٗ شَیْئٌ مِنْ ھٰذَا الْمَعْنیٰ اَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْکَ الْھَیْئَۃَ فَاِنْ کَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئت پر ہو اور اوسکو یہ کوئی حال حاصل ہوا اور اوس شکل کو نہ بدل ڈالے تو اگر کہڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کہڑا نہ ہوجاوے وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ یَّاْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ بِالذَّھَبِ اور بعضے مشایخ مین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکہا ہوا خیال کرنیکا سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خَوَاجَہ ھَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَۃِ اِسْمِ الذَّاتِ وَاَنَا ابْنُ عَشَرَ سِنِیْنَ فَاَکْثَرْتُ مِنْھَا وَلَقَدْ تَبَجَّمَ قَلْبِیْ اِنِّیْ کُنْتُ مَشْغُوْلًا بِکِتَابَۃِ کِتَابٍ فَکَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعَۃِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکہنے کو فرمایا اور مین دس برس کا تہا تو مین نے اسکے لکہنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نے اپنے دلمین جمالی یہانتک کہ ایک کتاب کے لکہنے مین مشغول تہا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکہ گیا اور مجکو کچہہ خبر نہوئی ✣ مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکورہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تہا شرح عقاید کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَاَیْتُ خَوَاجَہ خرد یکتب بابہامہ علی اصابع الاربع شیئا

فِي مَجْلِسِهٖ وَكَلَامِهٖ وَشَأْنِهٖ كُلِّهٖ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي بِدَايَةِ اَمْرِيْ وَصَارَتْ دَيْدَنًا لَا اَسْتَطِيْعُ الْاِنْفِكَاكَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ مین نے خواجہ خرد یعنے خواجہ محمد تانی باللہ کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون پر کچھہ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات کو ابتدائے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَشْغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَاْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہین جن پر اون کے طریقہ کی بنا ہی بعضی اصطلاحات مین تو اونہین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی انکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوۃ در انجمن ۵ یادکرد ۶ بازگشت ۷ نگہداشت ۸ یادداشت فَهٰذِهٖ هِيَ الْمَاْثُوْرَةُ عَنْ خَوَاجَهْ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيْ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاْثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ (۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یادکرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت تو یہ آٹھہ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور اسکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند رحمہ اللہ سے مروی ہین ا وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی

اما ہوش در دم فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ فَلَا يَزَالُ مُتَيَقِّظًا مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ هَلْ هُوَ غَافِلٌ اَوْ ذَاكِرٌ هٰذَا طَرِيْقُ التَّدْرِيْجِ اِلٰى دَوَامِ الْحُضُوْرِ وَهٰذَا لِلْمُبْتَدِيْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِي السُّلُوْكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِهٖ فِيْ كُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ يَتَاَمَّلَ بَعْدَ كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْهَا غَفْلَةٌ اَوْ لَا فَاِنْ دَخَلَتْ غَفْلَةٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰى تَرْكِهَا فِي الْمُسْتَقْبِلِ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَصِلَ اِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمّٰى هٰذَا الْاَخِيْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِيٍّ وَاسْتَحْسَنَهٗ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد لِمَا رَاٰى اَنَّ التَّوَجُّهَ اِلٰى عِلْمِ الْعِلْمِ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ الْاِسْتِغْرَاقُ فِي التَّوَجُّهِ اِلَى اللّٰهِ بِحَيْثُ لَا يَرَاجِعُ عِلْمَ هٰذَا التَّوَجُّهِ تو ہوش در دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھہ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس ہے اپنی ذات سے ہر سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنیکا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے

واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑہے اور سلوک کے درمیان مین آوے تو چاہیے کہ کہوج کرتا
رہے اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت مین اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس
ساعت مین غفلت آئی یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اسکے چھوڑ نیکا
ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہہ پچھلی
طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ انہون نے
معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنے دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان
کرتا ہے اوسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونیکی
دانست بہی مزاحم حال نہو **ف** اما نظر بر قدم فمعناہ اَنَّ السَّالِکَ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَا یَنْظُرَ فِیْ
حَالِ مَشْیِہٖ اِلَّا اِلٰی قَدَمَیْہِ وَلَا فِیْ حَالِ قُعُوْدِہٖ اِلَّا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَی النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَۃِ
وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَۃِ یُفْسِدُ عَلَیْہِ حَالَہٗ وَیَمْنَعُہٗ عَمَّا ھُوَ بِسَبِیْلِہٖ وَفِیْ حُکْمِہِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰی اَصْوَاتِ
النَّاسِ وَاَحَادِیْثِہِمْ سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ ھٰذَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُبْتَدِیْ اَمَّا الْمُنْتَہِیْ فَیَجِبُ
عَلَیْہِ اَنْ یَتَاَمَّلَ فِیْ حَالِہٖ عَلٰی قَدَمِ اَیِّ نَبِیٍّ ھُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَہُ الْجَامِعِیَّۃُ التَّامَّۃُ وَمِنْہُمْ مَنْ یَکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی
ھٰذَا الْقِیَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَہٗ فَلْتَکُنْ اَحْوَالُہٗ وَوَاقِعَاتُہٗ مُنَاسِبَۃً لِوَاقِعَاتِ مَتْبُوْعِہٖ وَاللہُ
اَعْلَمُ اور نظر بر قدم کی تو یہہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پہرنے کے وقت کسی چیز پر
نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے مگر اپنی آگے اسواسطے
کہ نقوش مختلفہ کا دیکہنا اور تعجب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور اوس سے
روکتا ہے جسکی وہ طلب مین ہے اور در حکم نظر ہے لوگونکی آوازون اور اونکی باتون کی طرف کان
لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہہ یعنے نظر کو نیچے رکہنا یہہ نسبت مبتدی کی ہے
اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اسواسطے کہ بعضے
اولیا سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم پر ہوتے ہین اور اونکو پوری جامعیت کمالات کی
حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے و علی ہذا القیاس پہر جب منتہی اپنے
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکی حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھہ مناسب

ہون واللہ اعلم اما سفر در وطن فمعناہ الانتقال من الصفات البشریۃ الخسیسۃ الی الصفات الملکیۃ
الفاضلۃ فیجب علی السالک ان یتفحص عن نفسہ ھل فیہ بقیۃ حب الخلق فاذا عرف شیئا
من ذالک استانف التوبۃ وعلم ان ذالک صنمہ ثم یقول لا الہ الا اللہ یعنی نفیت عن قلبی الشیٔ
الفلانی واثبت حب اللہ مکانہ وذالک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ
لا یمکن ان تستخرج الا بالتفحص البالغ ویجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد
او حقد او اعتراض فلیکسرہ بمداومۃ ھذہ الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے
صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے
کہ آیا اوسمین کچھہ حب خلق باقی ہے پہر جب اوسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہہ میرا
بت ہے اسواسطے کہ جو تجھکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پہر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے
ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے
اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ غیر خدا کے محبت کے رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین
اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا
اسکے دلمین کسیکا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اوسکو توڑا کرے اس کلمہ کی مداومت سے

ف اما خلوت در انجمن فمعناہ ان یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلھا من الدرس والکلام
والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال
بمثل ھذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز من قائل رجال لا تلھیھم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا
مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلم والدیانۃ والاجتھاد فی الطاعات
ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجہ علی الرامیتنی بالفارسیۃ شعر از درون
شو آشنا و از برون بیگانہ وش ✤ این چنین زیبا روش کم مے بود اندر جہان ✤ اور خلوت در انجمن
کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھہ مشغول رہے اپنی جمیع حالات مین پڑہانے مین اور کلام
کرنے اور کہانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنے
قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے

حق تعالیٰ کے قول مین کہ مرد ایسے وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتے
مترجم کہتا ہے دل بیار دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ بلباس فقر النشان مند ہونا اور
ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگون پر مخفی نرہے اکثر اسمین دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر
یہہ ہے کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ
کے ساتھہ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنے اندر سے آشنا رہ
اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہے جہان مین ف واما یاد کرد فمعناہ ذکر اللہ
تعالیٰ اما بالنفی والاثبات او بالاثبات المجرد کما مر تفصیلہ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے
بانفی اور اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف واما بازگشت فمعناہ ان یرجع
بعد کل طائفۃ من الذکر ثلث مرات او خمس مرات الی المناجات فیدعو اللہ عز و
جل بمجامع ہمتہ یا رب انت مقصودی ترکت الدنیا والاخرۃ لک اتمم علی نعمتک وارزقنی
وصولک التام سمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ہذا شرط عظیم فی الذکر فلا
ینبغی ان یغفل السالک عنہ فانا لم نجد ما وجدنا الا ببرکۃ ہذا اور بازگشت یعنی رجوع
کرنا اور یہہ نام اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے
سو یون دعا کرے اللہ عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مین نے دنیا
اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد
قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہہ شرط عظیم ہے ذکر مین تو لایق نہین کہ سالک اس سے
غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسکے برکت سے پایا ف واما نگاہداشت فہو عبارۃ عن
طرد الخطرات واحادیث النفس فینبغی ان یکون السالک متیقظا فلا یدع خطرۃ یخطر
فی قلبہ قال خواجہ نقشبند ینبغی ان یصدہا السالک فی اول ما یظہر لانہا اذا ظہرت
مالت الیہا النفس وانتہا فیعسر زوالہا فہذا طریق تحصیل ملکۃ خلو لوح الذہن عن
خطور الخطرات واحادیث النفس اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کی
ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لایق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنے
دل مین نہ چھوڑے کہ خطور کرسکے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لایق ہے کہ

خطرے کو اسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف
مایل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پہر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے
حاصل کرنے بلکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے ف واما یادداشت
فعبارۃ عن التوجہ الصرف المجرد عن الالفاظ والتخیلات الی حقیقۃ واجب الوجود والحق انہ
لا یستقیم الا بعد الفناء التام والبقاء السابغ واللہ اعلم اور یادداشت تو عبارت ہے
توجہ صرف سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات
یہہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ
اعلم خلاصہ یہہ کہ یادداشت ذات مقدس کی دہیان کا نام ہے جو بلا ذریعۂ الفاظ اور تخیلات
کے ہو یہہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے جعلنا اللہ منہم برحمتہ الوسیعۃ
آمین واما وقوف زمانی فقد ذکرنا تفسیرہ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو توہم نے
ہوش دردم کی تفسیر مین بیان کیا یعنے بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت
غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکے ترک پر ہمت باندہنا واما وقوف عددی
فہو المحافظۃ علی عدد الوتر وقد مر بیانہ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت
کرنیکا نام ہے اور اوسکا بیان ہو چکا یعنے ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت واما وقوف قلبی فمعناہ التوجہ
الی القلب الذی ہو مودع الی الجانب الایسر تحت الثدی والحکمۃ فی ہذا التوجہ
کالحکمۃ فی مراعاۃ الضربات عند الجیلانیۃ اور وقوف قلبی عبارت ہے اس قلب کی
طرف جو بائین طرف چہاتی کے نیچے موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسی ضربات
کے رعایت مین حکمت ہے مشایخ قادریہ کے نزدیک یعنے تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات
بیرونی کا دلمین دخل نہو تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف وللنقشبندیۃ تصرفات
عجیبۃ من جمیع الہمۃ علی مراد فیکون علی وفق الہمۃ والتاثیر فی الطالب ودفع
المرض عن المریض وافاضۃ التوبۃ علی العاصی والتصرف فی قلوب الناس حتی یحبوا ویعظموا
وفی مدارکہم حتی تتمثل فیہا واقعات عظیمۃ والاطلاع علی نسبۃ اہل اللہ من الاحیاء
واہل القبور والاشراف علی خواطر الناس وما یختلج فی الصدور وکشف الوقائع المستقبلۃ

وَدَفْعِ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيْرِهَا وَنَحْنُ نُنَبِّئُكَ عَلٰى نَمُوْذَجٍ مِّنْهَا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا کسی مراد پر تو اس مدعا کا ہمت کے موافق ہونا اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین یا اونکے خیالات مین تصرف کرنا تا انہین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون مین خلجان کر رہے اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے اونکے اور بہی تصرفات ہین اور ہم تجھکو اے کتاب کے دیکھنے والے انہین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونہ کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ كُبَرَائِهِمْ اَصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهٖ فَلَهَا شَأْنٌ عَظِيْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ فَالتَّاْثِيْرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَّتَوَجَّهَ الشَّيْخُ اِلٰى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمُهَا بِالْهِمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ يَسْتَغْرِقُ فِي نِسْبَتِهٖ بِالْجَمْعِيَّةِ وَهٰذَا بَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ حَامِلَةً لِّنِسْبَةٍ مِّنْ نِسَبِ الْقَوْمِ وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيْهَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُهٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو انکی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب مین تاثیر کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے ٹکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہہ تصرف اسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہوا ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہوکہ ہر دم اسکے قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے نقشبندی اس توجہ کے ساتھہ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانیکو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکے طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو توجہ دیتے ہین اسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَلُّبِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ

وَاَخْبَرَنِي مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَّشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا اَرَادَ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہے اجماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہوجانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجکو خبر دی اوسنے جسپر مجکو اعتماد ہے کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا الہ الا اللہ سے یہہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سواے اللہ کے **ف** وَاَمَّا رَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہہ جانے کہ یہہ بیماری مجھہ مین ہے اور اوسپر ہمت کو جمع کرے اسطرح پر کہ اسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوے سواے اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اسکی خلق مین **ف** وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَ ذٰلِكَ الْعَاصِيْ بَعْدَ اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ مَا ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ اور افاضہ توبہ کی صورت یہہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھہ اسمین تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے ملگئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہوگیا پھر از سر نو شروع کرے سو اس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حقتعالی سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا اَوْ فِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهٖ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ صُوْرَةَ الْمَحَبَّةِ اَوِ الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِمَجَامِعِ قَلْبِهٖ فَاِنَّ الْمُتَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَتَاَثَّرُ وَيَظْهَرُ فِيْهِ الْحُبُّ وَتَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ ؛ اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اون مین محبت آجاوے یا انکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہہ ہے کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے ٹکر جاوے اور اسکو اپنے نفس سے متصل کرے پھر محبت

یا واقعہ کی صورت کو خیال کرے اور اسکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اسمین محبت ظاہر ہو جاویگی اور واقعہ اسکی ذہن مین صورت پکڑ جاویگا وَاَمَّا الْاِطِّلَاعُ عَلٰی نِسْبَةِ اَهْلِ اللّٰهِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِنْ كَانَ حَيًّا اَوْ عِنْدَ قَبْرِهٖ اِنْ كَانَ مَيِّتًا وَيُفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفْضِيَ بِرُوْحِهٖ اِلٰی رُوْحِ هٰذَا الشَّخْصِ مَلِيًّا حَتّٰی يَتَّصِلَ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلٰی نَفْسِهٖ فَكُلَّمَا وَجَدَ فِيْهَا مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونیکا یہہ طریقہ ہے کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پہنچاوے چند ساعت یہانتک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اس شخص کی نسبت ہے وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَی الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَيُفْضِيَ بِنَفْسِهٖ اِلٰی نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِنْ قَبِيْلِ الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ ۔ اور اشراف خواطر یعنے دل کی باتون کا دریافت کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرہ سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچاوے پھر اگر اسکے دل مین کچھہ کھٹکیگی اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنیکے تو وہی بات اسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْنُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ اسْتِعْدَادِهٖ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ سَيَنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ ۔ اور وقائع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ کے دریافت کی انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا ملاء اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور انہین کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کے آواز سے یا جاگتے مین اس واقعہ کو دیکھکر یا خواب مین

ف وَاَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقَةُ اَنْ يَّتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُوْرَتِهَا

الْمِثَالِيَّةِ وَتَخَيُّلُ مُصَادَمَتِهَا وَدَفْعِهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذٰلِكَ وَيَرْبُو بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى حَيِّزِ الْمَلَائِكَةِ الْأَعْلَى أَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ إِلَيْهِمْ فَإِنَّهَا عَنْ قَرِيبٍ يَنْدَفِعُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور بلائے نازلہ کی دفع کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی مصادمت اور دفع کرنیکو بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلی یا ملاء اسافل کے مکانوں کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہوجاوے تو عنقریب وہ دفع ہوجاویگی واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ فِيهِ وَالْإِلْمَامُ بِهَا وَالْإِفْضَاءُ إِلَيْهَا وَأَصْحَابُ التَّجْرِيدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى تَحْصِيلِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنَ الْأَشْغَالِ هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهُ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو انکے قایم مقام ہین متصل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملادینا اوسکے ساتھ اور اس تک پہنچادینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اوسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہہ جو اشغال ہمنے مذکور کئے وہ ہین جنکو ہماری والد مرشد پسند کرتے تھے وَلِلشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرَنْدِيِّ أَشْغَالٌ أُخْرَى فَلْنَذْكُرْهَا بِالْإِجْمَالِ اِعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي الْإِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ هِيَ حَقَائِقُ مُتَمَيِّزَةٌ بِحِيَالِهَا كَمَا هُوَ ظَاهِرُ كَلَامِ الشَّيْخِ وَأَتْبَاعِهِ أَوْ جِهَاتٌ وَاعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ فَهِيَ تُسَمَّى بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَبِاعْتِبَارٍ آخَرَ رُوحًا إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِيَ الْوَالِدُ وَصَوَّرَ لِي صُوَرَهَا فَرَسَمَ دَائِرَةً وَقَالَ هِيَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى فِي هٰذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ رَسَمَ الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ وَيَسْتَدِلُّ عَلَى ذٰلِكَ بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ عَلَى أَلْسِنَةِ الصُّوفِيَّةِ إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ رُوحًا إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کی طریقے میں اور اشغال مین تو چاہیے کہ ہم اونکو مجمل ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھہ لطیفے پیدا کیے ہین جنکے حقایق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور انکے تابعین کے کلام سے یا لطایف ستہ

جہاد اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کی تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہے وعلی ہذا القیاس باقی لطایف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار اور مجکو اون لطایف کی صورت بنا دے تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا+ اور کہا کہ یہہ دل ہے پہر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا یہہ روح ہے یہانتک کہ چہٹا دائرہ لکہا اور کہا کہ یہہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہے اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہے اور مین نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطایف بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دایر اور مشہور ہے کہ مقر ابن آدم کے جسم مین دل ہے اور دل مین روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہین ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچہہ اصل ثابت نہین

وَبِالْجُمْلَةِ فَغَرَضُ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْہِنْدِیْ اَنَّ کُلَّ لَطِیْفَةٍ مِنْ تِلْکَ اللَّطَائِفِ لَهُ ارْتِبَاطٌ بِعُضْوٍ مِنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْیِ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ وَالرُّوْحُ تَحْتَ الثَّدْیِ الْاَیْمَنِ بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْیِ الْاَیْمَنِ مَائِلًا اِلٰی وَسْطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِیُّ فَوْقَ الثَّدْیِ الْاَیْسَرِ مَائِلًا اِلَی الْوَسْطِ وَالْاَخْفٰی فَوْقَ الْخَفِیِّ وَالسِّرُّ فِی الْوَسْطِ وَالنَّفْسُ فِی الْبَطْنِ الْاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِیْ کُلٍّ مِنْ ہٰذِہِ الْاَعْضَاءِ حَرَکَةٌ نَبْضِیَّةٌ فَالشَّیْخُ یَاْمُرُ بِمُحَافَظَةِ تِلْکَ الْحَرَکَةِ وَتَخَیُّلِہَا ذِکْرَ اسْمِ الذَّاتِ ثُمَّ یَاْمُرُ بِالنَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ مَادًّا اللَّفْظَةَ لَا عَلَی اللَّطَائِفِ کُلِّہَا وَضَارِبًا لِلَفْظِ اِلَّا اللّٰہُ عَلَی الْقَلْبِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

خلاصہ یہہ ہے کہ شیخ احمد سرہندی کی غرض یہہ ہے کہ ان لطایف مین ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کی بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چہاتی کے نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنی چہاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق داہنی چہاتی کے اوپر اوسط سینہ کی طرف جہکتی ہوئی اور خفی بائین چہاتی کے اوپر وسط سینہ کی طرف اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط مین ہے اور نفس کا مقام دماغ کی بطن اول مین ہے اور ہر ایک عضو مین اعضاے مذکورہ سے نبض کی مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنیکا امر فرماتے ہین پہر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پہیلاتے ہوے جمیع لطایف مذکورہ پر اور الا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر پہر شروع کرتے ہین واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کی تابعین

سے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز اور سر کا مقام قلب اور اخفی نابین ہے اور اخفی سب لطایف مین الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفہ مین لطایف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اوسکے ساتھ اسم ذات کی ذکر کو ہر لطیفہ مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونیکے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال سے زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچاوے اور کلمہ الٰہ کو داہنی مونڈھے پر پستان راست پر پہنچاوے اور کلمہ الا اللہ کو لطایف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے فصل مَرْجِعُ الطُّرُقِ كُلِّهَا اِلَى تَحْصِيْلِ هَيْئَةٍ نَفْسَانِيَّةٍ تُسَمَّى عِنْدَهُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا اِنْتِسَابٌ وَارْتِبَاطٌ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبِالسَّكِيْنَةِ بِالنُّوْرِ مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیئت نفسانی کی تحصیل ہے جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے اور اون کے نزدیک یہ مسمی بسکینہ اور نور ہے - وَحَقِيْقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَّةٌ فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ التَّشَبُّهِ بِالْمَلَائِكَةِ اَوِ التَّطَلُّعِ اِلَى الْجَبَرُوْتِ اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا جھانکنا عالم جبروت کا وَتَفْصِيْلُهٗ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا دَاوَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ وَالْاَذْكَارِ حَصَلَ لَهٗ صِفَةٌ قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَمَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ لِهٰذَا التَّوَجُّهِ فَهٰذَانِ جِنْسَانِ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ كُلٍّ مِنْهُمَا اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ اور تفصیل اوس اجمال کی یون ہے کہ عبد نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہے اور اس توجہ کا ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دو نو جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ داخل ہین فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَتَكُوْنُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ سو منجملہ انواع مذکورہ کی محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اوس مین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ وَالتَّبَرِّيْ عَنْ حُظُوْظِهَا وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يُسَمِّيْهَا

نِسْبَةُ اَهْلِ الْبَيْتِ اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذت کی نسبت ہے اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کی کہتے تھے ۔ وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمُشَاهَدَةِ وَهِيَ مَلَكَةُ التَّوَجُّهِ اِلَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْحُضُوْرِ مَعَ اللّٰهِ اَلْوَانٌ بِحَسَبِ تَقْتَرِنُ مَعْنًى مِنَ الْمَحَبَّةِ اَوْكَسْرِ النَّفْسِ وَغَيْرِهِمَا بِالْيَادْدَاشْتِ وَالنَّفْسُ تَقُوْمُ بِهَا مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ مِنْ هٰذَا اللَّوْنِ وَتُسَمّٰى تِلْكَ الْمَلَكَةُ نِسْبَةً وَالنِّسَبُ كَثِيْرَةٌ جِدًّا وَصَاحِبُ السِّرِّ يُدْرِكُ لِكُلِّ نِسْبَةٍ عَلٰى حِدَتِهَا وَالْغَرَضُ مِنَ الْاِشْتِغَالِ تَحْصِيْلُ نِسْبَةٍ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْهَا حَتّٰى تَكْتَسِبَ النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةً رَاسِخَةً اور منجملہ اونکے مشاہدہ کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسیکا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال یہہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا اونکی غیر کی یاد داشت کے ساتھہ اور نفس انسانی مین اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہوجاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہی اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اوسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرلے ۔ ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طریق کامل کا بیان کیا کہ نسبت سے پہر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا یعنی تطلع الی الجبروت کی چند اصناف شمار کیے یہان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا اسکو تاکہ تو راہ یاب ہو + وَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ النِّسْبَةَ لَا تَحْصُلُ اِلَّا بِهٰذِهِ الْاِشْتِغَالِ بَلْ هٰذِهِ طَرِيْقٌ لِتَحْصِيْلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرٍ فِيْهَا وَغَالِبُ الرَّاْيِ عِنْدِيْ اَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ كَانُوْا يُحَصِّلُوْنَ السَّكِيْنَةَ بِطَرِيْقٍ اُخْرٰى فَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيْحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلٰى شَرَائِطِ الْخُشُوْعِ وَالْحُضُوْرِ وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِلْمُطِيْعِيْنَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ وَلِلْعَاصِيْنَ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ اِنْفِكَاكٌ عَنِ اللَّذَّاتِ الْحِسِّيَّةِ وَاِقْلَاعٌ عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظَبَةُ عَلٰى تِلَاوَةِ الْكِتَابِ وَالتَّدَبُّرِ فِيْهِ وَاِسْتِمَاعِ كَلَامِ الْوَعْظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنَ الرِّقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوْا يُوَاظِبُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيْرَةً فَتَحْصُلُ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ وَهَيْئَةٌ نَفْسَانِيَّةٌ فَيُحَافِظُوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةَ الْعُمْرِ وَهٰذَا الْحَقُّ هُوَ الْمُتَوَارَثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيْقِ مَشَائِخِنَا لَا شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ وَاِنِ اخْتَلَفَ الْاَلْوَانُ وَاخْتَلَفَتْ طُرُقُ تَحْصِيْلِهَا

اور یہہ گمان نکیجو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انہین اشغال سے بلکہ حق یہہ ہے کہ یہہ اشغال بہی اوسکی تحصیل کا
ایک طریق ہی اونہین مین کچہہ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینہ یعنی نسبت کو اور بہی طریقو
سے حاصل کرتے تہے سو منجملہ اونکے طرق تحصیل کی مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین
بشرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھہ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو
لذات کی ڈہانی دالی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا
ہے اور جو گنہگارون کیواسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکہنا تو اس مواظبت اور یاد کے
سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہوجاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت تہی قرآن مجید
کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالی کی بات سُننے پر اور اون احادیث
کے تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہوجاتا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ حضرات صحابہ اور تابعین اشیائے مذکورہ پر مدت کثیر مواظبت
اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا بلکہ راسخہ اور ہیئت نفسانیہ حاصل ہوجاتی تہی اور اسی پر محافظت
کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوارثت چلا آیا
ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچہہ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل نسبت کی
طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف قدس سرہ سے سُنا کہ قول فیصل اسباب
مین یہہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعین کی نسبت احسانیہ ہے اور وہ نسبت طہارت اور نسبت
سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کی اختلاط کے ساتھہ تو اونکے کلام
کا محمل اصلی اور اونکے خاص اور عام مطمح اولی یہی ہے تو تجکو لایق ہے کہ اون حضرات کے احوال
اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا کیجیو چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسکے شاہد ہین اور مین نے سُنا
مصنف سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے
کے دامن مین چنگل مارے ہی اور اونکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ تقدس کے ساتھہ بنہج عجیب
و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اونکا قول ارواح کی باطن در باطن مین زیادہ تر ہے
شارع کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات
ناقصین کو جڑ سے اوکہاڑ دیا بعضے نادان کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوص
صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نہ تہی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہہ ہے کہ جس امر کے

ف دفع ظنون بعضی از بدعت الی الاکابر از زبان مرشدان ... اثبات توارث نسبت طریقت

واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہہ اشغال مقرر کئے ہین وہ امر زمان رسالت سے
ابتک برابر چلا آیا ہے گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت
کی مانند ہوئی مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیائے
طریقت کی باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان ان
بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہے ہان یہہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور حصول
رسالت کی تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نہی بخلاف متاخرین کے کہ انکو بسبب بعد زمان رسالت کے
البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہی اور صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت
کی حاجت نہی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم ۔ سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ قُدِّسَ
سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَّہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ
سَاَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ہَلْ ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَاَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ
والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا کہ اپنی طویل جواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سید الاولیا
علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہہ وہی نسبت ہے
جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تہی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنیکا اور خوب
تامل کیا پہر فرمایا یہہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ
تَنُوْبُہٗ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِیْرِہَا فِیْ صَمِیْمِ
النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ نسبت پر مداومت کرنیوالے کے حالات رفیع الشان
نوبت بنوبت ہوتی ہین گاہے کوئی اور کبہی تو سالک اون حالات رفیعہ کو غنیمت جانی اور معلوم کرے
کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر اثر کرنے کی علامات ہین
وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ وَالْغَیْرَۃُ عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ
وَیَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ہُوَ لَا یَدْرِیْ
کَمْ صَلّٰی فَقَالَ لَقَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ ہٰذِہٖ فِتْنَۃٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ أَصَابَهُ فِيْ حَائِطِهٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ إِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کی تقدیم مین طاعات آلہی کے اوسکی جمیع ماسوا پر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنی باغ مین نماز پڑہتے تھے تو ایک چڑیا خوشرنگ اوڑی سو ادہر اودہر جا نکلنے پہرتی تہی اور نکل جانیکی راہ تلاش کرتی تہی لیئے درخت ایسے پیچان اور زمین پر جہکے تہی کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اوسکے ساتہہ دوڑایا پہر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہوا کہ کتنی پڑہی تہی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میری حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہہ باغ خیرات ہے اللہ کی راہ مین اسکو رکہئے اور دیجیئے جہان کہین چاہیئے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْأَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ محلاین ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گہوڑون کے دیکہنے مین ایسے مشغول ہوئی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گہوڑون کی پنڈلیان اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہے اگر احیانًا کوئی چیز کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دور کرنیکو مقتضی ہوتی ہے چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کردیا یا حضرت سلیمان علیہ السلام نے گہوڑون کو ذبح کرڈالا۔ وَمِنْهَا غَلَبَةُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلٰى ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَهٗ أَثَرٌ أَخْرَجَ الْحُفَّاظُ فِي الْأُصُوْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ إِلٰى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى أَبَلَّتْ لِحْيَتَهٗ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کی اللہ تعالی کا خوف ہے اسطرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول مین یہہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو کہ حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکہیگا یہانتک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پہر اوسکی دونو آنکہین آنسون بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

کھڑے ہوئے تو اتنا روئی کہ ڈاڑھی تر ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ حال تہا کہ جب تہجد
کی نماز پڑہتے تہے تو سینہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تہی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح ف
مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہے کہ دوزخ مین نداخل ہوگا وہ روجو رویا اللہ کی خوف سے یہانتک کے دودہ تہن مین پہر جاوے
اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تہے آنکھین نہ تہمتی تہین آنسوؤن سے جبکہ وہ قرآن پڑہتے تہے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب
سنی یہہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنی أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف سے —
وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ الْحُفَّاظُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا
الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ
جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّرَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت صحیح کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے نبوت کی
چہیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میری بعد نبوت سے مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین
یارسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکہے یا اوسکے واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکہے وہ نبوت کی چہیالیس حصونمین سے ایک حصہ ہے اور
اللہ تعالی کا یہہ قول کہ اون کیلئے واسطی بشارت ہے زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہے رویا صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہہ ہے کہ بشارت
دنیاوی سے سچا خواب مراد ہے ف مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکون کی خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تہی تا اینکہ بعد نماز صبح
کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین سے کس نے خواب دیکہا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتی تہی ۔ الْمُرَادُ
بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِينَ وَ
الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ
الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَوْ رُؤْيَةُ الْأَنْوَارِ وَ
الطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ وَالْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْأُصُولِ وَرُؤْيَةُ
الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ إِلَى آخِرِ الْقِصَّةِ
اور رویا صالحہ سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہے خواب مین یا دیکہنا جنت اور نار کا دیکہنا صالحین اور انبیا علیہم السلام
کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکہنا جیسی بیت اللہ محترم یا مسجد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکہنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد زمانہ ہے
وقائع آئندہ کی دیکہنے کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکہنا ٹہیک ٹہیک یا انوار اور طیبات کا دیکہنا جیسے دودہ

اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہے اور اسی طرح فرشتون کا دیکھنا جاگنی کی حالت مین حدیث مین وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سی تھی تا آخر قصہ قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہے کہ اسید بن حضیر تہجد کیوقت سورہ بقر پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغان کی مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا بھڑکنے لگا اونہون نے یہہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا اونہون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیری قرآن کی آواز سنکے قریب ہوگئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کیوقت اونکو لوگ دیکھہ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میرے صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا ہے دودہ اور شہد کی مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہے احمدؒ اور ترمذیؒ نے عایشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری نے کہا کہ اوس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپ کے ظہور کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا — وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ لِلْوَاقِعِ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کی سو البتہ حدیث مین آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کی نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے — وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ بِهٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذِهِ الْوَقَائِعُ وَاَمْثَالُهَا دَالَّةٌ عَلٰى صِحَّةِ اِيْمَانِ الرَّجُلِ وَقَبُوْلِ طَاعَاتِهٖ وَسِرَايَةِ النُّوْرِ فِيْ صَمِيْمِ قَلْبِهٖ فَلْيَغْتَنِمْهَا اور منجملہ حالات رفیعہ کی دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسکی طرف اشارہ حدیث مین ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان ہو پرانے پہٹے کپڑون والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کہا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالی اوسکی قسم کو سچا کردے یعنے خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کردے خلاصہ کلام یہہ ہے

کہ ایسی حالات رفیعہ جو مذکور ہوئی اور مانند اونکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان
پر اور اسکے طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کر جانے پر اوسکے قلب کے باطن مین
تو سالک اونکو غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَةِ عُرُوْجٌ اٰخَرُ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءُ بِهٖ وَ
الْحَقُّ عِنْدِيْ اَنَّهٗ لَيْسَ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ
الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ هُوَ مَوْهِبَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَهَبُهٗ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ غَيْرِ تَوَارُثٍ
وَمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْمَعْنٰى مَا رُوِيَ اَنَّ خَوَاجَهْ نَقْشَبَنْد سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَةِ شُيُوْخِهٖ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ
اَحَدٌ اِلَى اللّٰهِ بِالسِّلْسِلَةِ بَلْ وَصَلْتُ اِلٰى جَذْبَةٍ فَاَوْصَلَتْنِيْ اِلَى اللّٰهِ قَضِيَّةٌ لِمَا وَرَدَ جَذْبَةٌ مِنْ جَذَبَاتِ اللّٰهِ
تُوَازِيْ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ هٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَةَ شُيُوْخِهٖ مَعْلُوْمَةٌ وَّمَعْرُوْفَةٌ فَمَنْ شَاءَ هٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى
سَائِرِ كُتُبِنَا وَاللّٰهُ الْهَادِيْ پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت
ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہہ تو خدا کی دادہی جسکو
اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے
جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص
اللہ تک اپنے سلسلہ کیواسطے سے نہین پہنچا بلکہ مجھکو تو کشش ربانی پہنچ گئی سو اوس نے
مجھکو اللہ تک پہنچا دیا یہہ کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کی کہ جذبات ربانی سے ایک کشش جن
اور انسان کے عمل کے مقابل ہے اسکو یاد رکھنا با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشد و نکا سلسلہ معروف
اور مشہور ہے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنے فنا اور بقا کے وہبی ہونے کی نہ کسبی ہونیکی
تو ہمارے اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہے ف **فَصْلٌ** فِيْ شَيْءٍ
مِنْ فَوَائِدِ سَيِّدِي الْوَالِدِ قُدِّسَ سِرُّهٗ اس **فصل** مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فائدے
مذکور ہین یعنے حضرت مصنف کے خاندانی اعمال تجربہ کا اسمین ذکر ہے اَوْصَانِيْ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ
سِرُّهٗ بِمُوَاظَبَةِ يَا مُغْنِيْ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً وَّاَلْفَ مَرَّةٍ وَسُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ اَسْتَطِعْ
فَاِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً وَقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ كِلَيْهِمَا والد مرشد
قدس سرہ نے مجھکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کے ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے

کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ دونو عمل عنائی دلی اور ظاہری دونون کے
واسطے مجرب ہین وَأَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ یَوْمٍ وَ
قَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجکو وصیت کی درود کے ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے
پایا جو پایا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ بِهٖ اَلَمُ ضِرْسِهٖ اَوْ دَاءُ سِنِّهٖ اَوْ تَوَجُّعُهٗ الرِّیَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا
وَضَعْ عَلَیْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ وَ شُدَّ بِالْمِسْمَارِ عَلَی الْاَلِفِ وَاقْرَءِ
الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَهٗ عَلٰی مَوْضِعِ الْاَلَمِ ثُمَّ اَسْأَلُهٗ هَلْ شُفِیْتَ فَاِنْ شُفِیَ
فِیْهَا وَاِلَّا انْقُلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْبَاءِ وَقَرَءْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَیْنِ وَسَاَلْتَهٗ كَالْاُوْلٰی فَاِنْ شُفِیَ فِیْهَا وَاِلَّا
نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَی الْجِیْمِ وَقَرَءْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰی اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰی سنا مین نے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا
کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتی ہون تو ایک تختی یا پٹرے پاک لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے
اور ایک کیل یا کہونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکہہ اور کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورہ
فاتحہ پڑہ اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مکان پر زور سے رکہے رہے پہر اوس سے پوچہہ کہ تجھکو
آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنے بے کی طرف نقل کرے اور
دو بار سورہ فاتحہ پڑہے اور پوچہے پہلے بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو
جیم کیطرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑہے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابا جاوے اور سورہ
فاتحہ کو ہر بار زیادہ پڑہا جاوے تو آخر حرف تک نہ پہنچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر سے شفا عنایت کریگا
وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِذَا عَنَتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ
كَانَ لَكَ مَرِیْضٌ فَاَرَدْتَ اَنْ یَّشْفِیَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاقْرَءْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مَرَّةً بَیْنَ سُنَّةِ
الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ اور مین نے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے
یا کوئی شخص تیرا غایب ہے اور تو چاہے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پہیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ حقتعالی
اوسکو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑہ ف
مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ امام جعفر صادق عم سے منقول ہے کہ جو فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کے
پیالے پر پڑہے اور محموم یعنے تپ والے کے منہہ پر چہینٹا مارے تو حق تعالی اسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ

مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِنَ الْخُبْزِ
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً
اور مین نے سنا اونہین حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باولا کتا کاٹے اور اسکے دیوانہ ہوجانیکا خوف ہو تو اس
آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا
اور اوس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کہایا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ
لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اور مین نے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے
اوسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہے یہہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ
نَوْمِهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَئَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهُ فِيْ اَيِّ
سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور مین نے اونحضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونیکے
وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کی آخر تک پڑہے اور اللہ تعالی سے یہہ دعا کرے
کہ اوسکو جگا دے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے سورہ کہف
کی آیات مذکورہ یہہ ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ
كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا یہہ عمل حدیث کے موافق ہے
چنانچہ دارمی نے اپنے مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیہ العزیزیہ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ
الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کے
گردن مین لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اسکا یہہ کہ بواسطہ
کلمات الہیہ کی جو اپنی تاثیر مین پوری ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے
اور نظر لگانے والے کی آنکھہ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی
قلعہ مین وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يُقْرَاُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

رَبِّی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ
عِلْمًا وَاَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنا مین نے اونسے فرماتے تھے کہ یہہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور
پناہ ہے ہر آفت سے پڑہا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہہ ہے کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے
خداوندا تو میرا رب ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجہی پر مین نے بہروسا کیا اور تو ہی مالک ہے
عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ
ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر
اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گہیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہے گن کر خداوندا مین پناہ
مانگتا ہون اپنی ذات کے برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکے چوٹی کو تو تہامے
ہے یعنی تیرے قبضۂ قدرت مین ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر چیز کا نگہبان
ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیک کارون کو دوست
رکہتا ہے سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے
اوسکے اوسی پر مین نے اعتماد اور بہروسا کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ مَنْ
خَافَ ذَاسُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ كٓهٰیٰعٓصٓ كَفَیْتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ كُلَّ اُصْبُعٍ مِنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ
كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لِیَفْتَحْهُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْهِ
مَنْ یَخَافُ مِنْهُ اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے
ڈرے اوسکو چاہیئے یون کہے کہیعص کفیت حمعسق حمیت اور چاہیے کہ داہنی ہاتہہ کی ہر انگلی کو بند کرے
لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتہہ اور بائین ہاتہہ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے
ہر حرف کے نزدیک پہر دونون ہاتہون کی انگلیان بند کئے چلا جاوے پہر دونون کو کہول دے
اسکے سامنے جس سے ڈرتا ہے مترجم کہتا ہے لفظ اول سے کہیعص اور ثانی سے حمعسق مراد ہے

برائے امان از ہر آفت

برائے دفع خوف

یعنے جب کاف کہے تو داہنے ہاتھہ کی ہر ایک انگلی بند کرے پہر جب ہا کہے یعنے دوسرا حرف ہو لے تو
دوسری انگلی بند کرلے اور باے تحتانیہ کی ۔ تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتہی اور صاد کے بعد پانچوین
بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتہہ ایک ایک انگلی بائین ہاتہہ کی بند کرلے و
وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سِتُّ اٰيَاتٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا الْمَرِيْضُ فِيْ اِنَاءٍ فَيَمْحُوْهَا بِالْمَاءِ
وَيَشْرَبُ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تہے کہ
چہہ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے اونکو ایک برتن مین لکہے اور پانی
دہوکر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً تَنْفَعُ مِنَ
السِّحْرِ وَتَكُوْنُ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ وَاللُّصُوْصِ وَالسِّبَاعِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ
اٰيَتَانِ بَعْدَهَا اِلَى الْخَالِدُوْنَ وَثَلٰثٌ مِّنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلٰثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ اِلَى الْمُحْسِنِيْنَ
وَاٰخِرُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ اِلَى لَازِبٍ وَاٰيَتَانِ مِنْ
سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اِلَى تَنْتَصِرَانِ وَاٰخِرُ الْحَشْرِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاٰيَتَانِ مِنْ قُلْ اُوْحِيَ
وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا اِلَى شَطَطًا فَهٰذِهٖ هِيَ الْاٰيَاتُ الْمُتَمَّمَاتُ بِثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَكَانَ سَيِّدِي
الْوَالِدُ يَزِيْدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَاْخُذُ
مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ قُلْ اُوْحِيَ اِلَى شَطَطًا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تہے تینتیس ٣٣
آیتین ہین کہ جادو کی اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتے
ہین چار آیتین سورۂ بقر کے اول سے اور آیت الکرسی اور دو آیتین اوسکے بعد کے خالدون تک اور
تین آیتین آخر سورۂ بقر کی یعنے وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ سے آخر تک اور تین آیتین سورۂ اعراف
کے اِنَّ رَبَّكُمُ سے مُحْسِنِيْنَ تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت یعنے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ
سے آخر تک اور دس آیتین صافات کی اول سے لازب تک اور دو آیتین سورۂ رحمن کی یا معشر الجن سے
تنتصران تک اور آخر سورۂ حشر کے لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتین سورۂ جن یعنے قُلْ اُوْحِيَ کی
وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کریمی ہین اور ہمارے والد مرشد

آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اوّل آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک لیتے
تھے ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے کہ واقف
سمجھ لیگا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے کہ تلاش
کرنی پڑے الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ
الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا أَوْلِيٰٓؤُهُمُ
الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ إِلَى الظُّلُمٰتِ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ لِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ
الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِيْنَآ أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَآ أَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً
إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى
وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا
فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُونَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهُ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ
فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ لَوْ اَنْزَلْنَا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّهُ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ خَيْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَءْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا
مَرَرْتَ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفُثْ فِيهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِي عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور مین نے حضرت والد سے سُنا فرماتے تھے جب
چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اسپر سورہ رحمٰن پڑھ اور جب مار کر تو فبای الاء ربکما
تکذبان پر پہنچے تو ایک گرہ دے اور اسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کے گردن مین باندھ دے
حق تعالی اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ اَمَانٌ مِّنَ
الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرَقِ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَطْ اَذْرَفَطْيُونِسْ كَشَافَطْيُونِسْ
تَبْيُونِسْ يُوَانِسْ بُوسْ وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيرٌ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے

فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری سے بحرمت
الٰہی سے آخر تک دعا کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا عَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَءْ يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ
يَا بَدِيعُ أَلْفًا وَمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ وَهٰذِهٖ عَزَائِمُ أَجَازَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ
بِهَا فِي جُمْلَةِ مَا أَجَازَنِي اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش
آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع کو بارہ سو بار پڑھہ بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاویگا
اور یہہ اعمال مذکورہ کی اوّل فصل سے یہان تک تجھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے
منجملہ اور اجازتون کی جن مین مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ يُوَكِّدُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَءُ
فِي الْأُولَى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ
مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ
فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کی بر آنیکے واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورہ
فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المومنین
کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے
اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھے
رکعت مین بعد فاتحہ قَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سو بار پڑھے پھر سلام کرکے کہے رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ
فَانْتَصِرْ سو بار ف مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہہ چار دن آیتین
اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھکو تعجب
آتا ہے اوس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور قبول نہو **فائدہ جلیلہ** حضرت
شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی در
حکم کبریت احمر کی ہے اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہہ آیت ہے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہہ دعا ذوالنون علیہ السلام
کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول

زدگی اور حق یہہ ہے کہ یہہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور بکمال سریع الاثر ہے جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونہون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین ایک یہہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑہے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑہے اوّل اور آخر چند بار درود پڑہ کے اور دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار بار پڑہے خلاصہ یہہ ہے کہ اسکے قوت تاثیر مین کچہہ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بہی ہو اور صحیح حدیث سے بہی اور مشایخ کے اقوال سے بہی قرآن مین اسکے شان مین وارد ہے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَالِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَلِمَنْ خَبَطَهُ الشَّيْطَانُ يَقْرَءُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ اور جسکو شیطان ہاؤلا کر ڈالے یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہہ آیت سات بار پڑہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ وَأَيْضًا يُؤَذِّنُ فِي أُذُنِهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَتَانِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَآخِرَ سُورَةِ الْحَشْرِ وَسُورَةَ الصَّافَّاتِ كُلَّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہے کہ اسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ والصافات بالکل پڑہے آسیب جل جاویگا وَأَيْضًا يَقْرَءُ فِي أُذُنِهِ أَفَحَسِبْتُمْ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہہ بہی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سورہ مومنون کی یہہ آیتین پڑہے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَأَيْضًا يَقْرَءُ عَلَى مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْجِنِّ وَيُرَشُّ بِهِ وَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُفِيقُ وَإِذَا أَحَسَّ بِالْجِنِّ فِي مَكَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذَالِكَ الْمَاءِ فِي نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعُودُ إِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہہ بہی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ جن کی پڑہے اور اس پانی کا اسکے

دفع آسیب

ایضاً

برائے دفع جن آسیب زدہ

منھہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس
مکان کی نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا ف مترجم کہتا ہے سورۂ جن کے آیات
مذکورہ یہہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ
فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَاَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَاَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّيْطَانِ
بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى رُوَيْدًا عَلٰى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ
عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِيْ اَرْبَعَةِ اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب
ہونے شیطان کے گھر سے اور اوسکے پتھر پھینکنے کے لئے یہہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا
فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون پر ہر کیل پر پچیس بار پھر اونکو گھر کے چارون
طرف گاڑدے وَاَيْضًا يَكْتُبُ اَسْمَاءَ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِيْ جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہہ بھی دفع جن کا عمل

ایضاً

ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کے دیوارون مین لکھے وَلِلْعَقِيْمَةِ يَكْتُبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ رَقِّ الْغَزَالِ
بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِيْ عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيْعًا وَاَيْضًا يَقْرَءُ عَلٰى
اَرْبَعِيْنَ قَرَنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمَاتٍ اِلٰى نُوْرٍ تَاْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتَدَاَتْ مِنْ وَقْتِ
فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ اور عقیمہ یعنے بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی

برائے عقیمہ

جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ
بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا پھر اس تعویذ کو اسکی گردن مین باندھے اور یہہ بھی
عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ
يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع
کرے حیض کے غسل فراغت ہونے سے اور انہین دنون مین اسکا زوج اوس سے قربت کرے ف
مولانا نے فرمایا اور شرط اوس عمل کی یہہ ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اوسپر پانی نہ پیئے
وَالَّتِيْ تَمْلِصُ جَنِيْنَهَا يَاْخُذُ خَيْطًا مُّعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ
يَنْفُثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى يُحْسِنُوْنَ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰى

الخ

اخیرھا اور جو عورت بچہ اسقاط کردیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکی قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہین
لگاوے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا
يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ؛
پڑہے اور پہونکے وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيَا اَشْرَاهِيَا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ
سَرِيْعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ اور جس عورت کو دردزہ ہو
یعنی لڑکا پیدا ہونیکا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيَا اَشْرَاهِيَا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران
مین باندہے تو وہ جلد جنے گی - مین کہتا ہون مجکو یاد ہے جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور
سے بروایت اعمش کہ یہہ کلمے یعنے اَهْيَا اَشْرَاهِيَا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہے معنے
اوسکے یہہ کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہے اہیا
بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے یعنے جس ازلی کو کاہی زوال نہین اور اشراہیا
کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے
حشت تک شیرینی پر پڑہے اور حاملہ کو کہلاوے تو بہی جلد جنے براے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید - وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ
اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ عَلَى الْحَمْلِ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ
بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ اِلٰى سَمِيًّا
ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سوا لڑکی کے
لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جہلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو
لکہے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ شَيْءٍ وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ اور اس آیت کو لکہے يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پہر یہہ لکہے بحق مریم و عیسی ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ یعنے

پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھی رہے وَاَخْبَرَنِی مَنْ اَثِقُ بِهِ لِلْمُعْضِلَاتِ لَا يَبْقِیْ لَهَا وَلَدٌ يَاْخُذُ نَانَخْوَاهٍ
وَالْفِلْفِلَ الْاَسْوَدَ وَيَقْرَاُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهِيْرَةِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً سُوْرَةَ الشَّمْسِ يَبْدَاُ
كُلَّ مَرَّةٍ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا تَاْكُلُهَا الْمَرْاَةُ كُلَّ يَوْمٍ
مِنْ حَمْلِهَا اِلٰى فِطَامِ الْوَلَدِ اور اس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہے خبر دی کہ جس عورت کا
لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجواین اور کالی مرچ لے دونوں چیزون پر دوشنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس
پڑہے ہر بار درود پڑہ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کہایا کرے حمل کے
دن سے لڑکی کے دودہ چہڑانے تک وَاَخْبَرَنِیْ اَيْضًا الَّتِیْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى اَنْ يَخُطَّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا
عَلٰى بَطْنِهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ يَقُوْلُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ يَا مَتِيْنُ
اور یہہ بہی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر
گول لکیر کہینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پہیرنے کے ساتہہ یامتین کہے ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ تَقُوْلُ
مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ لِلصَّبِیِّ الَّذِیْ اَصَابَهٗ عَيْنُ عَائِنَةٍ يَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِيْرًا بِالسِّكِّيْنِ وَهُوَ يَقْرَاُ اٰيَةَ
الْكُرْسِیِّ وَهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ
اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ
يَا حَفِيْظُ يَا رَقِيْبُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثُمَّ يَرْكُزُ السِّكِّيْنَ فِیْ
وَسْطِ الدَّائِرَةِ وَيَقُوْلُ رَكَزْتُهَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَةٍ اَوْ قَصْعَةٍ پہر ہم رجوع
کرتے ہین پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہین اونہین عزیمتون سے یعنی جنکے والد ماجد سے اجازت ہے یہہ
عمل ہے اس لڑکی کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹونہائی
کہتے ہین ایک گول لکیر چہری سے کہینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑہتے ہوئے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ وَيُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُوْنَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پہر یہہ دعا پڑہے

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ
يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پھر چھری کو گندل کے اندر گاڑے اور کہے
کہ مین نے چھری گاڑدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اسکو ڈہک دے رکابی کے نیچے یا قاب کے نیچے
یعنے طباق کے نیچے وَأَيْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ أَوِ السَّاحِرِ يَا فُلَانُ وَدَعَاهُ بِاسْمِهِ وَقْتَ إِصَابَتِهِ
أَوْ وَقْتَ حِكَايَتِهِ عَنْ نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ اور یہہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والی یا جادوگر کو کہے
یا فلانے اور اوسکا نام لیکر پکارے نظر لگانیکے وقت یا اوسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اوسکا
اثر باطل ہوجاویگا وَأَيْضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ أُمِرَ أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ
إِزَارِهِ فِي إِنَاءٍ وَصَبَّ ذَالِكَ الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُونِ بَرَاءٌ مِنْ سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا
أَمْرَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْعَائِنِ قَرِيبًا مِنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور
نظر کا لگانیوالا ثابت ہوجاوے تو اوسکے منہہ اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون اور اسکے شرمگاہ کے
دہونے کو کہے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہوجاوے
مین کہتا ہون امام مالک نے موطا مین روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نظر لگانیوالی کو اسی
طرح کے مانند کا حکم کیا یعنے شرمگاہ وغیرہ دہونیکا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹہیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب
کوئی تمسے دہلاوے تو دہودو یعنے اگر دفع نظر کیواسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منہہ وغیرہ دہو
دیجیے تو دہو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے اور روایت ہے
کہ عثمان رض نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹہڈی مین کالا ٹیکا لگادو کہ اسکو نظر نہ لگے
کالا ٹیکا لگانا لڑکون کیواسطے دفع نظر کی اثر سے ترمذی مین ثابت ہے مترجم کہتا ہے کہ یہہ جو ٹیکا کالا
لڑکے کے لگادیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہے واللہ اعلم وَأَيْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ
ثَلٰثَةَ أَذْرُعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ اقْرَءْ هٰذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِيًا فَإِنْ
زَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا يَذْهَبُ أَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ
ابْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰهِ وَبِنُورِ عَظَمَةِ وَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ

الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ اَشْرَاهِیَا بَرَاهِیَا اَدُوْنَیَا اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّائِیْ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتَ بَهْتَ اِنْهَتْ یَا قِطَاعُ النَّبِیِّ بِالَّذِیْ لَا یَقُوْمُ عَلَیْهِ اَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا اَخْرَجَ یُوْسُفَ مِنَ الْمَضِیْقِ وَجَعَلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقًا وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاللّٰهُ تَعَالٰی بَرِیْءٌ مِنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور یہہ بہی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھہ ناپ اور اوسکے پاس رکھے جو نظر زدہ کو رکہتا ہے پہر یہہ عزیمت اپنے عزمت علیک سے آخر تک پڑہے جسپر نظر لگی ہے پہر اوس تاگے کو دوسرے بار ناپے سو اگر تین ہاتھہ سے بڑہ جاوے یا کم ہو جاوے تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہہ ہے کہ بسم اللہ و لا قوۃ الا باللہ کو تین بار پڑہے اور سورۂ فاتحہ کو تین بار پڑہ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی مان کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِیْضِ الَّذِیْ اَعْیَ الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ یَكْتُبُ فِیْ اِنَاءٍ صِیْنِیٍّ اَبْیَضَ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ فَیَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَیَشْرَبُ اِلٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قُلْتُ وَرَاَیْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَزِیْدُ عَلَیْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہوا اور اوس بیمار کے واسطے جسکے بیماری نے طبیبون کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہہ اسم لکہے یا حی حین لا حی فی دیمومۃ ملکہ و بقائہ یا حی پہر اسکو پانی سے دہو کر چالیس دن پیے مین کہتا ہون مینے حضرت والد کو دیکہا کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تہے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَیْءٌ فَقَالَ یَا حَفِیْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً مِنْ غَیْرِ زِیَادَةٍ وَنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰی یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکے کوئی چیز کہو جاوے تو کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی

اور

اور کسی کے پاس یہہ آیت یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ
اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو اونیس بار پڑہے تو حق تعالی اوسکے گم ہوئی چیز کو اوسکے پاس پہیر
لاویگا ولمعرفة السارق یتقابل اثنان ویمسکان الابریق بینهما ویحملانه بین اصبعیهما السبابتین
ویکتب اسم المتہم فی الابریق ویقرء سورة یٰس الی من المکرمین فان کان هو الذی سرق
دار الابریق فان لم یدر نلیمح اسمه ولیکتب اسم غیره وهکذا حتی یدور قلت ویجب علی
من اطلع علی السارق بامثال هذه ان لا یجزم بسرقته ولا یشیع فاحشته بل یتبع القرائن فانما
هی طریق اتباع القرائن قال الله تعالی ولا تقف ما لیس لک به علم اور چور کے پہچاننے
کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹہین اور بدہنے کو اپنے درمیان مین تہامے رہین اور اسکو کلمہ
کی دونون انگلیون سے اوٹہائے رہین اور جسپر چوری کی تہمت ہو اوسکا نام بدہنے مین لکہے اور سورہ
یٰس کو من المکرمین تک پڑہے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گہوم جاویگی سو اگر نہ گہومے تو اوسکا
نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکہے اور وہین تک پڑہے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکہتا جاوے
یہان تک کہ گہومے مین کہتا ہون کہ جو شخص یہہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اوسپر
واجب ہے کہ اوسکے چورانے پر یقین نکرے بلکہ قرآن کی پیروی کرے کہ یہہ عمل بہی اتباع قرائن
کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اور نہ پیچہے پڑ اوس چیز
کی جسکا تجہکو یقین نہین مقرر کان اور آنکہہ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا واذا ابق لک ابق فاکتب
فی قرطاس واجعله فی غطاء واترکه فی بیت مظلم وضعه بین حجرین وهی الفاتحة وآیة
الکرسی ثم اکتب اللهم انی اسئلک بان لک السموات والارض ومن فیهن فاجعل اللهم
السماء والارض وما فیهما علی عبدک فلان بن فلانة اضیق من حلقه حتی یرجع الی
مولاه برحمتک یا ارحم الراحمین ثم اکتب او کظلمات فی بحر الی فما له من نور ومن ورائهم
برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقه والله من ورائهم محیط بل هو قرآن
مجید فی لوح محفوظ ثم یقول اللهم انی اسئلک بحق هذه الآیات ان تصلی علی نبیک
سیدنا محمد وآله واصحابه وسلم وان ترد العبد الی مولاه برحمتک یا ارحم الراحمین
اور اگر تیرا غلام بہاگ گیا ہو تو ایک کاغذ مین لکہہ اور اسکو کسی چیز مین لپیٹکر درمیان اندہیری کوٹہری کے

دو پتھرون کے بیچ مین رکھ دے یعنے سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اَللّٰھُمَّ سے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْکَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُجِّیٍّ یَّغْشَاہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرَاھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ
وَّرَائِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِھِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ھُوَ
قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ سے آخر تک وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ یُّنْجِحَ اللّٰہُ
حَاجَتَکَ فَاقْرَءْ سُوْرَۃَ الْفَاتِحَۃِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِیْمَ الْبَسْمَلَۃِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ تَبْدَءُ مِنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ
بَیْنَ سُنَّۃِ الْفَجْرِ وَفَرْضِہٖ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَّالْیَوْمَ الثَّانِیْ سِتِّیْنَ وَھٰکَذَا انْقُصْ کُلَّ یَوْمٍ
عَشَرَۃً حَتّٰی یَکُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّاتٍ اور جب تو ارادہ کرے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے
تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا دے یکشنبہ
کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی وقت ساٹھ
بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جاوے یہانتک کہ ہفتہ کے دن دس بار
پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَامِکَ مَا فِیْہِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِیْہِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ
ثِیَابًا طَاھِرَۃً وَّنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی یَمِیْنِکَ وَاقْرَءْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَدَلَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سُوْرَۃَ التِّیْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ
اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ
دَعْوَتِیْ فَاِنْ رَاَیْتَ مَا یَسُرُّکَ وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذَالِکَ فِی اللَّیْلَۃِ الثَّانِیَۃِ فَاِنْ رَاَیْتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَۃِ
اِلَی السَّابِعَۃِ لَا یَعْدُوْھَا الْاَمْرُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جَرَّبَھَا جَمَاعَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنی
خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہے اوس تنگی سے جسمین تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک
کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹے اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار
اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کی عوض سورہ والتین کا سات بار
پڑھنا آیا ہے پھر یون کہے خداوندا مجکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلا دے اور میری اس حال مین
کشادگی اور نکاسی کر دے اور میرے خواب مین وہ چیز دکہا دے جسمین اپنے دعا کی قبول ہو جانیکو
دریافت کر جاؤن تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب مین دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہین تو

اسیطرح دوسری رات کو سوا گر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہین تیسری رات بھی اسی طرح کو ساتوین
رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کہین جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والون نے
تجربہ کیا ہے رقیۃ المحموم ان یکتب ویعلق علی عضدہ یبرء سریعا باذن اللہ تعالیٰ بسم اللہ
الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم
وتهشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مؤمنۃ فبحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وان کنت یهودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق المسیح
عیسی ابن مریم علیہ السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا هشمت
لہ عظما وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الها آخر لا الہ الا ہو العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ
من اللہ تعالی واللہ تعالی بریء منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم جسکو تپ آتی ہو اوسکا
افسون یہہ ہے کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندہے جلد اچھا ہو جائیگا اللہ تعالی کے
حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہے
اور بجائے فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی ماکا نام لکھے وایضا یقرأ کل یوم بعد صلوۃ العصر
سورۃ المجادلۃ ثلث مرات اور یہہ بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۃ مجادلہ
تین بار پڑہے تپ والے پر ولمن بہ الحمی یعقد علی سیر من الادیم علی مقدار طول
المریض احدی واربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ
وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرہان اللہ وسلطان اللہ وکنف اللہ وجوار
اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ وبهاء اللہ وجلال اللہ وکمال
اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد جسکی گردن مین کنٹھ مالا ہو چمڑے کے تسمے
پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے
آخر تک ولمن ظهرت علی بدنہ الحمرۃ یرقیہ بهذا الدعاء سبع مرات ویشیر بالسکین بسم
اللہ الرحمن الرحیم اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم
الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ ایتها الحمرۃ جاءتک جنود

افسون تپ

برائے [illegible]

برائے دفع باد

برائے ضعف بصر

برائے دفع صرع

مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيُّهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَلْجَاءٍ وَمَالَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعَلَّقَ بِكَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جسکے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہووہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑہنے کیوقت چہری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ يَشْكُوْا بَصَرَهٗ يَقْرَاءُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالان ہووہ یہہ آیت پڑہا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَاْخُذُ لَوْحًا مِنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيْهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْاَحَدِ فِيْ طَرَفٍ مِنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَهَّارُ وَفِيْ طَرَفِ الْاٰخَرِ يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کا ایک پترلے سو اوس مین یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اوس پتر کی ایک کنارے پر یہہ نقش کرے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ اور دوسرے کنارے پر یہہ نقش کرے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنے اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے فصل مصنف قدس سرہٗ نے عالم ربانی یعنے عالم حقانی کی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہے اوسکے اداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کے نافرمانی سے ڈراوین جب اونکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنے طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی غایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے ارشاد قوم اور انداز اونکا ٹھہراوین اور انداز یعنی ڈرانے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ تبشیر یعنے خوشخبری رسانی کو کہ انداز اہم ہے ارشاد مین اور اس آیت مین دلیل ہے اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنے ہر قوم اور ہر شہر اور گانومین چند لوگون پر

علم دین کا سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہے اور اگر بعض اہل
شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین
سیکھنے سے غرض یہہ ہے کہ خود دین پر قایم ہوا ور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہہ نہین
کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا
حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا **نظم**
علم کز تو ترا نہ بستاند ❊ جہل ازان علم بہ بود صد بار ❊ ہ بدان لعنت ست بر ابلیس ❊
کہ نداند ہمین یمین و یسار ❊ بل بدان لعنت است کاندر دین ❊ علم داند بعلم نکند کار **اَلْعَالِمُ
الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ وَارِثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَمَنْ يُّحَافِظُ عَلٰى اُمُوْرٍ** عالم ربانی
اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ
مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے **مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ لِعِلْمِ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ
وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَ
الْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيِّيْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ** منجملہ اون امور کی جنکی محافظت عالم ربانی پر
ضرور ہے یہہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقاید اور نحو
اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول رہے حقتعالی
نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا انھین مین سے
یعنے وہ بھی امی ہے خوانندہ نھین تلاوت کرتا ہے اون پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اونکو
اور سکھاتا ہے اونکو کتاب یعنے قرآن مجید اور حکمت یعنے حدیث **ف** مصنف قدس سرہ
نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور
عقاید قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین کتاب اور سنت سے کتاب اور سنت بجائے
متن ہین اور علوم ثلثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار
ہوئی کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے اسواسطے
کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہین

اسواسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئی تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے
حاشیہ مین فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہہ ہے کہ عقاید علم باللہ اور اوسکے صفات
اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو بطریق
تبرع اور عدم لزوم کی اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض
اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل ہین اور وہ یعنے
علم کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلایل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ اَشْيَاءُ
شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکے مراعات واجب ہے چند چیزین ہین ایک شرح غریب
کرنا باعتبار لغت کے یعنے اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال جسکے معنے نہ مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو
بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر
قواعد نحویہ کے اسکو بیان کرے یعنے اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کی ذہن پر
صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِاَنْ يُصَوِّرَهَا
بِالْاَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر کرنا کہ
اوسکی صورت باندہ دے جزئی مثالون سے اور انکا حاصل بیان کرے یعنے اگر کتاب
مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے
اونکے بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اونکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کی ذہن
مین آجاوے وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلَ النَّتِيجَةُ بِلُزُومِ بَعْضِ الْمُقَدِّمَاتِ لِبَعْضٍ وَاِنْدِرَاجُ
بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ اور تقریب دلایل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجاوے بہ سبب لازم ہونے
بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنے اگر کتاب مین کسی
مسئلہ پر دلیل قایم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے
قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب
اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے
اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ الْقُيُودِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ اور
فواید قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنے تعریف اور قاعدہ مین ہر ہر قید کا فائدہ

بیان

بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصّل ہو یعنی فلانے قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانے
فلانی صورت نکل جاوے جو معرَّف کے افراد مین نہین ہے مثلاً کلمہ کی تعریف مین لفظ اسواسطے
مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمہ کی افراد مین نہین اور اسی طرح سے
قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ
کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسی سعید بن المسیّب کے مراسیل امام شافعی کی نزدیک واجب
العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْہُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کی
بیان کرنا یعنے بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہے وَدَفْعُ
الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ
الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف
مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنے
اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف
اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتی ہون تو دونون مین بتقریر واضح فرق بیان کرے اوسکو
تفریق ملتبسین کہتے ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کرے تو اوسکے حل اختلاف کو
تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور
دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى
وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ
لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہے جیسے استدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس عدم
جمع ومنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا
مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین
اخفی کا لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَ
الْاِنْدِرَاجِ اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس
استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہے یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کے
دوسری عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہے یعنے

اگر مصنف کی عبارت اسکی کتاب کے دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اس فن کے امام کے
مخالف ہو تو اوسکے توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کی کلام پر بادی الرائے مین نظر
آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نکہاتا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہے ہکذا صرح المصنف
قدس سرہ فی رسالۃ اخری فالعالم لایفید تلامذتہ فائدۃ تامۃ حتی یبین لہم ہذہ
الامور ثم ینبہ علیہا فی درسہ تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ
نکرے گا جب تک اون سے اون امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پہر اوہین امور پر اثنائے درس مین آگاہ
کرتا جاوے تا ان قواعد منجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہو گیا
ومنہا ان یلقن الاشغال وقد ذکرناہا بالتفصیل ولیکن لہ وقت یجلس فیہ مع الناس متوجہا
الیہم یلقی علیہم السکینۃ فان حجۃ اللہ تعالی لاتتم الا بالاستطاعۃ الممکنۃ ثم
الاستطاعۃ المیسرۃ ومن الثانیۃ الصحبۃ والحث علی الاشغال قولا وفعلا وتصرفا
بالقلب واللہ اعلم والیہ الاشارۃ فی قولہ تعالی ویزکیہم اور منجملہ اون امور کے جنکی محافظت
عالم ربانی پر لازم ہے یہہ ہے کہ اشغال طریقت کے تلقین کرے اور ہمنے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ
مین ذکر کیا ہے اور اسکو ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتہہ بیٹہے اونکی طرف
متوجہ ہو کر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ حجت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے
اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا
اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم اور اسیکے طرف یعنے صفائی
دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے اس قول مین ویزکیہم یعنے رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے
اپنی انوار صحبت سے ومنہا ان یتخولہم بالموعظۃ قال اللہ تعالی لرسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فذکر ان نفعت الذکری ولیجتنب القصص فقد روینا فی الاصول ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم واصحابہ من بعدہ کانوا یتخولون بالموعظۃ وروینا
فی سنن ابن ماجۃ وغیرہ ان القصص لم تکن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ولا فی زمان ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما وروینا ان الصحابۃ کانوا یخرجون القصاص من
المساجد فعلمنا ان القصص غیر موعظۃ وانہا مذموم وانہا محمودۃ اور منجملہ امور مذکورہ کی یہہ ہے

کہ لوگون کا خبر گیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہنچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اونکے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کے وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہنچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین نہ تھی اور نہ ابو بکر رضہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین اور ہمکو بروایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی اور چیز ہے اور وعظ و نصیحت کے سوا اور یہہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھے اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ و نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے فَالْقَصَصُ اَنْ یَذْکُرَ الْحِکَایَاتِ الْعَجِیْبَۃَ النَّادِرَۃَ وَیُبَالِغَ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَیْرِھَا بِمَا لَیْسَ بِحَقٍّ وَلَا یَقْصُدُ فِیْ ذَالِکَ تَدْرِیْجَ تَلْقِیْنِھِمُ السُّنَّۃَ وَتَمْرِیْنِھِمْ بِھَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَیُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَۃِ وَحُسْنِ اِیْرَادِ الْحِکَایَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَۃِ فَالْفَرْقُ بَیْنَھُمَا اَمْرٌ مُّھِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَہٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کے تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ انکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور ہر محل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہے اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین ؛ **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کربلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جیسے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسی ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کو جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھہ لوگ

ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنین تو انکی صحبت سے
آپ کو بچائیو دور رہیو وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِأَنْ يَرٰى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَأْنِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَالِكَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُوْنَ إِلَى
الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْآدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ
وَاللِّيْنُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَانُ الْأُمَرَاءِ وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ
اور منجملہ امور مذکورہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤن کو
پورا نہین دہوتا ہے تو پکارکے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بطمانیت
نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑہ کہ البتہ تونے نماز نہین پڑہی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور
اسکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے
کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین
اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین تلطف اور نرم کلامی آداب
ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے
نبی کریم سے کہ مجادلہ کر اون سے اوس طریقہ پر جو نیک تر ہے یعنے تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ
الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ
وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَإِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ أَنَّهُ
وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَأَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَأَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْا لَهُ خَلْقُ
اللهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَإِنَّهُ الْكِبْرِيْتُ الْأَحْمَرُ
وَاللهُ أَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کی خبرگیری اور حسن سلوک ہی فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے
اور اگر مقدور نہو اور اسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو تحریص اور ترغیب
دلاوے اونکے ساتھ سلوک کرینگے تو اگر یہہ صفات جو مفصل مذکور ہوچکی ایک شخص مین عظیم الشان
ہرگز شک نہ کرنا اوسکے وارث الانبیا والمرسلین ہونیمین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان
مشہور ہے اور ایسی ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ

حدیث ۱۱

حدیث مین وارد ہے تو اے مخاطب اسکا ساتھ نہ چھوڑ تو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اسو اسطے کہ بلا شک یہہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
مین وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اونہین مین بیٹھے اور فرمایا -
اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنے مین تعلیم کیواسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہہ ہے کہ علم حقانی
فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور
یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے کہ اسیکے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے
خلق مین اور اسیکی طرف اشارہ ہے اس آیت مین هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا وَاعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ انْتَصَبَ
مَنْصَبَ الْهِدَایَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَی اللّٰهِ مَتٰی مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْهِ ثُلْمَةً حَتّٰی یَسُدَّهَا
اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قایم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی
امر مین امور مذکورہ سے تو اوس مین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو بند کرے یعنے اوس صفت
کو حاصل کرے تب کامل ہو ف یعنے کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور علم باطن دونونکا
جامع ہو والا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطن
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنیکا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین
اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیا والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ
طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ
عَلَی الْخَیْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِیْقِ بَیْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّالَّةِ عَلٰی ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْکِ
وَبَیْنَ مَا صَحِبَهُمْ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو
چند امور کی ازانجملہ یہہ ہے کہ اغنیا اور امرا سے صحبت نرکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کی خلق
پرسے یا اونکو مستعد کرنیکے واسطے خیر پر اور یہہ وہی وجہ ہے جس سے اون احادیث کے
درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین اور درمیان اوسکے کہ اکثر علماے
صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض رفع ہوتا ہے وَمِنْهَا اَنْ لَّا یَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِیَّةِ

وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَعْقُوْلِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُوْنُ عَالِمًا صُوْفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ إِلَى اللّٰهِ مُنْصَبِغًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا وَمِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَائِلِيْنَ إِلَى الْحَدِيْثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ الْمَأْخُوْذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِيْنَ فِي الدَّلِيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ السُّلُوْكِ الْجَامِعِيْنَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِيْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَ الْمُدَقِّقِيْنَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اور ازانجملہ یہہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو معقول کو دلیل سمجھہ کر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقاید کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کی اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم اور تصوف کی تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والی سنت نبویہ پر بڑہ کر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن است + کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید + صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین + بہم برکند عاقبت کفر و دین + اور فقیہ زاہد خشک اور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ

بخلاف اوس مرد کامل الوجود کی جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار
ہوکر وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت
بے علت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا
عَلَى الْبَعْضِ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُوْلِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ كَانَ
الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْاَكْثَرُوْنَ فَاِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ
كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہاے کے
مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونمین سے
اسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور
دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف
کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے تو چاہیے اس قول پر عمل کرے چاہیے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ
کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذہب
اربعہ مین حق دائر ہے لہذا اسکو مجملا حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے
منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہے
چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب
حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بہید سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے
مجکو افضل نکہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جسکا مطلب
ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم مین متفق
علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داؤد اور اونکے سوا اور ائمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی
ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہہ مطلب ہے کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فیمابین
شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین
تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث
صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہے جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد
ہے سو فقہا نے اوسپر قیاس کرلیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلہ کا

نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمہ کے ساتھ بلکہ جواب مسئلہ کے مقتضی سب ہے یا نص اسطرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے مترجم کہتا ہے موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سوا اس عالم محقق ماہر فی الحدیث کے حصہ میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ ماول اور غیر ماول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمار محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہے شعر تکیہ برجائے بزرگان نتوان زد بگزاف + مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی۔ وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ فِيْ تَرْجِيْحِ طُرُقِ الصُّوْفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوْبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُأَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ نَفْسُهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے صوفیوں کے طریقہ مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو لوگ مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکے جو سنت سے ثابت ہی اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہے اور مددگار ف اولیاے طریقت کے طریقہ مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پہر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہے جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہے خواجہ نقشبند کے قول کا کہ انکار میکنیم و نہ این کار میکنیم یعنے مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہین کرتے جو انکے انکار واجب ہو اور پیروی انکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالہ مین فرمایا خذ ما صفا و دع ما کدر نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل اس فصل مین اداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ

رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ
عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَاذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ
زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَۃُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
کہ سمجھایا بوجھایا کر تو ہے مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقایع
سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیئے
کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے
والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانہ کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی
ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے وَاَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَابُدَّ اَنْ يَكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا
كَمَا اشْتَرَطُوْا فِيْ رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنے مسلمان
عاقل بالغ ہو اور عادل یعنے متقی ہو چنانچہ راوی حدیث اور شاہدین علمانے تکلیف اور عدالت
شرط کی ہے **ف** مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت
جیسے شیعہ اور خارجی لایق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِنْ اَخْبَارِ
السَّلَفِ الصَّالِحِ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنے
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِيْ
بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَكُوْنَ قَرَاَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا
وَلَوْ بِاِخْبَارِ حَافِظٍ اَوْ اِسْتِنْبَاطِ فَقِيْهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيْبِ كِتَابِ اللّٰهِ
وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهٖ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ اور محدث سے ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ کتب
حدیث یعنے صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اسطرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استادوں سے
پڑھ کر سند کر چکا ہو اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کے صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ
معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسیطرح مفسر سے
ہم یہہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا
واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فَصِيْحًا

لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجْهٍ وَمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہہ ہے کہ فصیح یعنے صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکی فہم کے اور یہہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو ف مولانا نے فرمایا بالاتراز فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جسقدر اونکے سمجھہ مین آوے کیا تم یہہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنے جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اون کی عقل مین نہین آتا ہو تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقایق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنے بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اوسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنے جوانمردی اور حسن عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہہ صفت حاصل نہین وہ اون لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے واعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ اَنْ لَا يُذَكِّرَ الْاَغْبَّا وَلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنے ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اون مین رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہے اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ع ازان بیش بس کن کہ گویند بس۔ وَاَنْ يَجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے جیسا کہ مسجد مین اور یہہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور انہین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کیواسطے عموماً اور حاضر لوگون کیواسطے خصوصاً وَلَا يَخُصُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوْبُ كَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہہ کہ مخصوص نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا

جاتا

ملاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی او سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدہ کے
پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بیباک
ہوجاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر
ذکر کرنا چاہیئے ۔ مصرعہ ع چو پرکرن کہ جراح و مرہم نہ است ۔ وَاَنْ يَكُوْنَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا وَيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ
وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً وَاَنْ لَا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا
بَالُ اَقْوَامٍ يَفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا
اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی
قوم مخصوص کی مذہب یا کسی شخص معین پر انکار بالمشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کے چنانچہ یوں کہنا کیا
حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں ۔ ف مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذہب اور پر انکار
واعظ کی عداوت باطنی پر محمول ہوگی اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے
سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکر کا فائدہ
نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ در وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نہ بولے ۔ ف
اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور مہابت کو کھوتے ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع
ہوگا وَيُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَيُقَبِّحَ الْقَبِيْحَ وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُوْنَ اِمَّعَةً اور
خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھول دے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور
منکر سے نہی کرے اور مردہر جائے کا بی مذہب نہو کہ جس محفل میں جاوے اونکی خواہش نفسانی کے
موافق وعظ شروع کرے ۔ وَاَمَّا الْغَايَةُ الَّتِيْ يَلِيْهَا فَيَنْبَغِيْ اَنْ يُرَوِّيَ فِيْ نَفْسِهٖ صِفَةَ الْمُسْلِمِ
فِيْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ عَلَى الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِيُحَقِّقَ فِيْهِمْ
تِلْكَ الصِّفَةَ بِجُمْلَتِهَا بِالتَّدْرِيْجِ عَلٰى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرُ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ
السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَاِذَا تَأَدَّبُوْا فَلْيَأْمُرْ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اَثَّرَ فِيْهِمْ
فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلٰى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ وَلْيَسْتَعِنْ فِيْ تَاْثِيْرِ هٰذِهٖ فِيْ قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَيَّامِ اللّٰهِ وَ
وَقَائِعِهٖ مِنْ بَاهِرِ اَفْعَالِهٖ وَتَصْرِيْفِهٖ وَتَخْذِيْلِهٖ لِلْاُمَمِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ
يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِالتَّرْغِيْبَاتِ عَلٰى حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے

سو مناسب یون ہے کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ
لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی ملاومت مین پھر چاہیئے کہ اسی صفت
متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اونکے فہم کی موافق
تو پہلے حسنات کے خوبیون اور سیات کی برائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین
پھر جب اسکی خوگر ہوجاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اون مین ذکر کا اثر معلوم ہو تو
اونکو رغبت اور چوپ دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور
اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقایع گذشتہ
کی ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر
دنیا مین ہوچکی ہے پھر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے
اوسکے موافق جیسا ہم مذکور کرچکے ہین۔ وَاَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَلْيَكُنْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَاوِيْلِهِ
الظَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ
وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور وعظ
گوئی کی استمداد تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکے ظاہر تاویل یعنے تفسیر کے موافق اور حدیث
نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین
کے اقوال سے اور سیرت نبوی کے بیان کرنے سے ف مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے
وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات
فاضلانہ اور نکات اور لطایف شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لایق اور مناسب نہین + اسواسطے
کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارہ مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات
کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانہ کے واعظین مین سے ایک واعظ
نے مقطعات قرآنیہ کی معانی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک
اوسکی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہہ خطاب ہے خدا کا
اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے

امتیازی اسکو کہان پہنچ لے گئی اور یہہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا
کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھہ اصل اہل حدیث کے نزدیک
ثابت نہین ہے جائز نہین وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَى ذَالِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ
وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا
وَفِي السِّيَرَةِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح
ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانونکو
مساجد سے نکال دیا ہے اور اونکو مارا ہے اور یہہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے
ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَأَمَّا الْأَرْكَانُ فَالتَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيبُ
وَالتَّمْثِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَ
الشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کہلی مثالون سے
اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا۔ وَ
الْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا إِمَّا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ
أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ إِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً يُبَيِّنُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيمِهَا اور جس
مسئلہ کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے
یا دعوات کے باب سے یا عقاید اسلام سے پس قول ظاہر یہہ ہے کہ بیان کرے واعظ وہ
مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکہانیکا طریق معلوم ہو۔ وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ فَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا
الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْغَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَتَحَمَّلُهُ فَهُومُ الْعَامَّةِ
فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَإِنْ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ
إِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ سماعت کرنیوالونکے
آداب سو یہہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو لعب نکرین اور شور نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے
اندر باتین نکرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اسکو
مسئلہ مذکورہ کے ساتھہ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین

اٹھاسکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے موجود مجلس مین پہر اگر چاہے تو اسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلہ کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرے وَلْیُعِدِ الْمُذَکِّرُ کَلَامَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیئے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے **ف** بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھہ مین آجاوے فَاِنْ کَانَ ھُنَاکَ اَھْلُ لُغَاتٍ شَتّٰی وَالْمُذَکِّرُ یَقْدِرُ اَنْ یَّتَکَلَّمَ عَلٰی اَلْسِنَتِھِمْ فَلْیَفْعَلْ ذٰلِکَ وَلْیَجْتَنِبْ دِقَّۃَ الْکَلَامِ وَاِجْمَالَہٗ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہہ کرنا چاہیئے یعنے ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیئے دقیق اور مجمل کلام سے یعنے اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِیْ تَعْتَرِی الْوُعَّاظَ فِیْ زَمَانِنَا فَمِنْھَا عَدَمُ تَمْیِیْزِھِمْ بَیْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَیْرِھَا بَلْ غَالِبُ کَلَامِھِمُ الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِکْرُھُمُ الصَّلٰوۃَ وَالدَّعْوَاتِ الَّتِیْ عَدَّھَا الْمُحَدِّثُوْنَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانہ کے واعظون کو پیش آتے ہین سو اونمین سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات ہے اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہے ۔ **ف** سبب اسکا یہہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندہیگا وہ جہنمی ہے مترجم کہتا ہے تو اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کے کتابون مشہور کی ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندہنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونو برابر ہین عذاب مین وَمِنْھَا مُبَالَغَتُھُمْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ التَّرْغِیْبِ وَالتَّرْھِیْبِ اور ازانجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شئے مین ترغیب اور ترہیب سے ۔ **ف** چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑہے تو تمام عمر کے قضائے نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بہنگ پیئے اوسنے گویا اپنے ماں سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالے

بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ کَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرَ ذَالِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کے قصہ خوانی اور اوسکے سوا اور سومون مین قصہ گوئی اور اون مین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہے تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اولٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑہے فرایض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اس پر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکے بدعات مین نہ شریک ہو تو معلون خلق ہوتا ہے بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر بر بدیہ ز اصل کار پیوستہ * بفرع کم معتقد خدا و بسیار لشرع فصل

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا لِلْآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيضِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ لَمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْآدَابِ وَلَا تِلْكَ الْأَشْغَالِ ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہے یعنے مصنف سے تا مبداء رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنے باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کی اتصال تفصیل نہین بلکہ اجمالی ہے فَالْعَبْدُ الضَّعِيفُ وَلِيُّ اللّٰهِ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ وَأَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِينَ صَحِبَ أَبَاهُ الشَّيْخَ الْأَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِ بِآدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شُيُوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے حقتعالی اوس سے عفو کرے اور اسکو اسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکہی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم کے خدا راضی ہو اوسنے اور اوسکو راضی کرے اور انہین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکہے اور اون سے کرامات دیکہے اور مشکلات پوچہے اور انسے

اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کی سنی اور جو ادن پر اون کے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات
گذری او سنے مسموع ہوئی اللہ سبحانہ مولف اور باقی اون کے مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک
بدلہ دے - وَصَحِبَ هُوَ شُيُوخًا كَثِيرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَه خُرْد صَحِبَ الشَّيْخَ
اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيَّ وَالشَّيْخَ اِلٰهْدَادْ وَخَوَاجَه حِسَامُ الدِّيْنِ صَحِبُوْا خَوَاجَه مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَانِيْهِمُ السَّيِّدُ
عَبْدُ اللّٰهِ صَحِبَ الشَّيْخَ الْبَنُّوْرِيَّ صَحِبَ الشَّيْخَ السَّهْرِنْدِيَّ صَحِبَ خَوَاجَه مُحَمَّدْ بَاقِيْ وَثَالِثُهُمُ
الْخَلِيْفَةُ اَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِيْ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِيْرَ اَبَا الْعُلَا اور شیخ عبد الرحیم بہت
مرشدون کے صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اون مین خواجہ خرد ہین جو شیخ احمد
سہرندی اور شیخ الہداد برادر خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے
اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے اور وہ شیخ
احمد سہرندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد شیخ عبد الرحیم
کے خلیفہ ابو القاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہے -
ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سہرند کے توابع سے ثُمَّ الْخَوَاجَه
مُحَمَّدْ بَاقِيْ صَحِبَ خَوَاجَه مُحَمَّدْ اَمْكَنَكِيْ صَحِبَ اَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ دُرْوِيْش صَحِبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدْ زَاهِدْ
صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَحْرَارِ وَالْاَمِيْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِيْرَ عَبْدَ اللّٰهِ صَحِبَ الْاَمِيْرَ يَحْيٰى صَحِبَ
خَوَاجَه عَبْدُ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَه عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَحْرَارِ الْمَذْكُوْرِ پہر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت رہی وہ اپنے
باپ مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار
کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے اور وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت
مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور کی صحبت مین رہے وَالْخَوَاجَه الْاَحْرَارُ صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ مَوْلَانَا يَعْقُوْبَ الْجَرْخِيَّ
وَخَوَاجَه عَلَاءُ الدِّيْنِ الْغُجْدَوَانِيَّ صَحِبَا خَوَاجَه نَقْشْبَنْدْ بِلَا وَاسِطَةٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَيْضًا خَوَاجَه
عَلَاءُ الدِّيْنِ عَطَّارْ وَالثَّانِيْ خَوَاجَه مُحَمَّدْ پَارْسَا وَهُمَا مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَه نَقْشْبَنْدْ اور خواجہ
احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی
ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنے مولانا یعقوب چرخی خواجہ
علاء الدین عطار کی بہی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنے خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت

مین رہے اور دونون یعنے عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین **ف** چرخ قریہ
ہے غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب
باف کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَهْ نَقْشَبَنْدْ صَحِبَ شُيُوْخًا كَثِيْرِيْنَ
اَجَلُّهُمْ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَابَا سَمَّاسِيْ وَخَلِيْفَتُهُ الْاَمِيْرُ سَيِّدْ كُلَالْ وَالْخَوَاجَهْ مُحَمَّدْ صَحِبَ
خَوَاجَهْ عَلِيْ الرَّامِيْتَنِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ مَحْمُوْدْ اَبَا الْخَيْرِ الْفَغْنَوِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ عَارِفْ رِيْوَگَرِيْ
صَحِبَ خَوَاجَهْ عَبْدُ الْخَالِقِ الْغَجْدَوَانِيْ صَحِبَ خَوَاجَهْ يُوْسُفَ الْهَمَدَانِيْ صَحِبَ عَلِيْ الْفَارْمَدِيْ اور
خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور انکے خلیفہ امیر
سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی
کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگر کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین
رہے **ف** سماس بفتح سین و تشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے
بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا و سکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر راے
مہملہ قریہ ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُيُوْخًا
كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيْ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ الدَّقَّاقُ صَحِبَ
اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَاٰبَادِيْ وَالْحُضْرِيَّ الشِّبْلِيْ صَحِبَ سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ
وَالثَّانِيْ خَوَاجَهْ اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيْ صَحِبَ اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيْ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ الْكَاتِبِ صَحِبَ
اَبَا عَلِيِّ الرُّوْذْبَارِيْ صَحِبَ جُنَيْدَنِ الْبَغْدَادِيْ علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین رہے بزرگتر ان مین سے
دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصر ابادی اور ابو حسین حضرمی کی
صحبت مین رہے اور دونون یعنے نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت مین رہے وہ سید الطائف جنید
بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرکانی ہین جو ابو
عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی
صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کے صحبت مین رہے **ف** ابو القاسم قشیری رسالہ
قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے

قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرکان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک گانو کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے ابا کا پیشہ تھا۔

ف سقطی یعنے پارچہ فروش کہ جسکو براجہ کہتے ہین وَالْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ صَحِبَ خَالَهُ السَّرِيَّ السَّقَطِيَّ صَحِبَ مَعْرُوفَ الْكَرْخِيَّ صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيرِينَ اَجَلُّهُمْ اثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ الْبَاقِرَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِينَ صَحِبَ اَبَاهُ الْاِمَامَ حُسَيْنَ صَحِبَ اَبَاهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ صَحِبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيهِمَا دَاوُدُ الطَّائِيُّ صَحِبَ فُضَيْلًا وَحَبِيبًا الْعَجَمِيَّ وَذَا النُّونِ صَحِبُوا شُيُوخًا كَثِيرِينَ مِنَ التَّابِعِينَ وَتَبَعِهِمْ اَجَلُّهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِبَ هٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اَنَسٌ خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَحَافِظُ سُنَّتِهِ فَهٰذِهِ سِلْسِلَةُ الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَاِتِّصَالِهَا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ اپنے والد امام موسی کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابیطالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے بزرگتر انمین سے حسن بصری ہین اور یہہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے انمین سے انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی اور اونکے احادیث کی حافظ تو یہہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحبت اور اتصال مین کچھہ شک نہین۔

ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھہ نسبت رکھتے ہین اس رسالہ مین کیون نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہہ نسبت اویسیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالہ مین غرض یہہ ہے کہ نسبت صحبت کی من و عن عالم شہادت مین

جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن اویسیت کے نسبت قوی اور صحیح ہے بالشیخ ابو علی فارمدی کو ابوالحسن خرقانی
سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سے
تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا ہے
وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ
الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر
صدیق کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اونکو ابی بکر صدیق سے
اونکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرَی الْاِتِّصَالُ فِیْ طَرْفٍ مِنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طَرْفٍ
بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ اللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ
عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الشَّیْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّہْرَنْدِیْ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ
عَنْ شَاہ کَمَالِ اور ہماری اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنابر صحبت کے اتصال ہے اور بعض
مین بنابر بیعت یا خرقہ پوشیکی تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے اونہون نے
سید عبداللہ سے اونہون نے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے شیخ احمد سہرندی سے اونہون نے اپنے والد شیخ
عبدالاحد سے انہون نے شاہ کمال سے وَاَیْضًا عَنْ شَیْخِ سِکَنْدَرَ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ کَمَالِ الْمَذْکُوْرِ عَنِ السَّیِّدِ فُضَیْلِ
عَنِ السَّیِّدِ گَدَائِیْ رَحْمٰنِ عَنِ السَّیِّدِ شَمْسِ الدِّیْنِ عَارِفٍ عَنِ السَّیِّدِ گَدَائِیْ رَحْمٰنِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّیْنِ الصَّحْرَائِیْ
عَنِ السَّیِّدِ عُقَیْلٍ عَنِ السَّیِّدِ بَہَاءِ الدِّیْنِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ الْوَہَّابِ عَنِ السَّیِّدِ شَرَفِ الدِّیْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ
الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْہِ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْمَخْزُوْمِیْ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْقُرَشِیْ
عَنْ اَبِی الْفَرَحِ الطَّرْطُوْسِیْ عَنْ اَبِی الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِیْمِیْ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمِیْمِیْ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الشِّبْلِیْ بِسَنَدِہِ الْمَذْکُوْرِ اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر
سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدائی
رحمن سے انکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدائے رحمن بن ابوالحسن سے اونکو
شمس الدین صحرائی سے انکو سید عقیل سے انکو سید بہاؤالدین سے اونکو
سید عبدالوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبدالرزاق سے

اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے اونکو ابو سعید مخزومی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرح طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابو بکر شبلی سے اونکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہوچکے یعنے جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضی ف یہہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کے ریاضت کی مخرم بضم میم و تشدید راء مہملہ مشددہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وایضا تادب شیخنا عبد الرحیم علی روح جدہ لامہ الشیخ رفیع الدین محمد و اجازلہ قبل ان یولد بسنین بطریق خرق العادۃ عن ابیہ قطب العالم نجم الحق جایلدہ عن الشیخ عبد العزیز اور یہی ہمارے مرشد شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور انہوں نے اونکو اجازت طریقت کی دی اونکی پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جایلدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہیں ولہ طرق اخری اجازلہ السید عظمۃ اللہ الاکبر آبادی عن آبائہ عن الشیخ عبد العزیز عن قاضی خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید الراجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن خواجہ نور قطب العالم عن ابیہ علاء الحق بن اسعد اللاہوری البنگالی اخی سراج عثمان الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ معین الدین السنجری عن خواجہ عثمان ہارونی عن حاجی شریف الزندنی عن خواجہ مودود چشتی عن ابیہ خواجہ یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ ابی اسحاق الشامی عن ممشاد علو الدینوری عن ابی ہبیرۃ البصری عن حذیفۃ المرعشی عن ابراہیم بن ادہم عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں انکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے اونکو سند حاصل تھی اپنے باپ دادوں سے اونکو شیخ عبد العزیز سے اونکو قاضی یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے

جو اصل مین لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودہی سے اونکو سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنجشکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین سجزی یعنے سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے انکو خواجہ ابو اسحق شامی سے انکو شمشاد علو دنیوری سے انکو ابو ہبیر بصری سے انکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے انکو سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودہ ایک شہر ہے پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزائے معجمہ منسوب ہے سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا اور ہرچند اولیا جمع ہے ولی کے لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاء کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہے زندنی سے آدہ کوس پر اور چشت شہر ہے درۂ کوہ مین واقع ہے دو منزل ہرات سے اور اب اسکو شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہے شام کے توابع سے وَتَادَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ اَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَذَالِكَ اَنَّهٗ رَاٰهُ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهٗ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّهٗ عَلَّمَهٗ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا سو اون سے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کے تعلیم فرمائے اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوئے ذکر اسم ذات کی اونہون نے تعلیم فرمائے وَاَيْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّةِ الشَّيْخِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ وَالْخَوَاجَهْ بَهَاءِ الدِّيْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْدْ وَالْخَوَاجَهْ مُعِيْنِ الدِّيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْجِشْتِيِّ وَاَنَّهٗ رَاٰهُمْ وَاَخَذَ مِنْهُمُ الْاِجَازَةَ رَعْمَرَفَ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلٰى اَحَدِيَّتِهَا

تما فاض منهم على قلبه وكان يحكي لنا حكايتهما رضي الله تعالى عنه وعنهم اجمعين
اور بهی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنے شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ
بہاؤ الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور انکو خواب مین دیکھا اور انسے
اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت انسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف
سے انکی دل پر اور حضرت والد سے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی انسے
اور اون حضرات سے راضی ہو واما العلوم الظاهرة من التفسير والحديث والفقه والعقائد
والنحو والصرف والكلام والاصول والمنطق فقد تعلمنا من سيدي الوالد رضي الله تعالى عنه
وهو قرأ اصغار الكتب على اخيه ابي الرضي محمد والكبار منها على ميرزاهد الهروي صاحب
الحواشي المشهورة عن ميرزا فاضل عن ملا يوسف الكوسج عن ميرزا جان وغيره عن
المحقق ملا جلال الدواني عن ابيه اسعد وغيره عن تلامذة العلامة التفتازاني والعلامة
الشريف الجرجاني رضي الله تعالى عنهم اجمعين اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقاید
اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ
عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑہین اور بڑی کتابین میرزاہد ہروی سے
پڑہین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کے اور میرزاہد نے مرزا فاضل سے انہون نے ملا یوسف
کوسج سے انہون نے مرزا جان وغیرہ سے اونہون نے محقق ملا جلال دوانی سے انہون نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف
علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہے لہذا مصنف نے
اوسکو نہ ذکر فرمایا واجازني مشكوة المصابيح والصحيح البخاري وغيرها من الصحاح الستة الثقة
الثبت حاجي محمد افضل عن الشيخ عبد الاحد عن ابيه الشيخ محمد سعيد عن جده شيخ الطريقة
الشيخ احمد السرهندي بسنده الطويل المذكور في مقاماته وهذا آخر ما اردنا ايراده في هذه
الرسالة والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری
وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اونہون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے
انہون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہے انکے مقامات اور

تصانیف مین اور یہہ تمامی ہے اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالہ مین ارادہ کیا تہا اور شکر ہے اللہ تعالی کا ابتدا مین بہی اور انتہا مین بہی اور ظاہر مین بہی اور باطن مین بہی مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اسکے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجمیل کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھہ ہجری مین پورا ہوگیا حق تعالی میرے بہول چوک اور کجفہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اون حضرات کے نور باطنی سے میرے ظلمت کدہ دلکو نورانی فرما وے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمہ سے فائدہ بخشے اور کجفہمی سے پناہ مین رکھے

آمین ثم آمین

خاتمة الطبع

لاکہہ لاکہہ شکر اوس واہب بے منت کا کہ جسنے ہمکو عقل واسطے معرفت کے مرحمت فرمائی اور قرآن شریف بہیجکر سیدہی راہ حقیقت کی بتائی اسپر بہی بفرط شفقت پیغمبر کو مبعوث کیا تا انکی اقتدا مین قدم نہ ڈگے سالک کا ہزار ہزار درود اون ہادی پر کہ جن کی شان مین وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا آیا اور دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا اونکے حق مین حق نے فرمایا اونہین کی بدولت ہمنے خدا کی معبودیت اور اونکے بیان فصیح سے وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ کو پہنچانا راضی ہو خدا اونکے آل اور اصحاب سے کہ جنہون نے اشاعت دین مین جان و مال کو کچہہ مال نہ سمجہا تا خدا کی راہ کی جان نثار جیسے شمع پر پروانہ آسمان ترویج اسلام کے ستارے ہین اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ گواہ صادق ہے ہادیان دین متین ہین بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ اسپر ناطق ہے اب سالکان مسالک معرفت پر واضح ہو اور رہروان طریق حقیقت پر لائح کہ مختصر پیران طریقت کے اشغال مین رسالہ پیری مریدی کے احوال مین افراط تفریط سے دور منافع فوائد سے معمور موافق شریعت غراے نبوی کے اور مطابق سنت مصطفوی کے علم سلوک مین کتاب عدیم المثل شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل میں آيَةٌ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری ابقاہ اللہ کا فائدے اور حواشی مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کے ترجمہ کئے ہوئے مترجم تحریر باتمیز کے بر حسن اہتمام سعی و بلیغ کے جناب قاضی فتح محمد صاحب بن قاضی نور محمد مرحوم و جناب شیخ نور الدین بن جیوا خان صاحب کے مطبع حیدری واقع بمبی مین بتاریخ ۲۷ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ کے چہاپی ہر چند

ہ اغلاط اعراب والفاظ کہ جو نسخہ مطبوع سابق مین بمقتضائے بشریت کے باقی رہ گئے تھے کئی نسخے مطبوعہ بہم پہنچا کر تا بمقدور درست ہوئی لیکن جو انسان کی ترکیب خطا و نسیان سے ہے اگر پھر بھی کوئی غلطی باقی ہو کیا عجب ہے امید ناظرین سے یہہ کہ جب اس مجموعہ پر فواید سے فائدہ اوٹھاوین جناب مصنف و مغفور و مترجم و مہتممین اور اسکے کاتب کو دعائے خیر سے یاد فرماوین کہ اجر احسان کا بڑا آیا ہے اسواسطے حق تعالی نے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین فرمایا ہے

تمت تمام ۔

ہے مقام شکریہ ربّ جلیل
مطلع خورشید پر ہے یہہ دلیل

نسخہ امراض عصیان لا دوا
پھر ہو اطبّا پھر ہر علیل

ہو جدا اوسکا ہے نسخہ روحی طبیب
حاذق و حاذق بڑا دانا عقیل

ہین مرکب اور مفرد نسخہ جات
منکر انکا ہوگا کوئی مرد ذلیل

عالم علویین بھی مشہور ہے
تجربہ انکا ہوا ہے بے عدیل

جو کرے معمول اسکو صبح و شام
صحتِ قلبی ہو حاصل اے خلیل

فارغ کمتر کا ہے یہہ ہی عمل
راست کہتا ہون تجھی مین ای نبیل

بقلم فارغ محمد کریم اللہ دہلوی